پرو:- شیخ محمد زاہد محمد ناصر
مو نं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director) 9270574444 8999387277 tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 19 Monday 19th Jan 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹ / جنوری ۲۰۲۶ء، بروز پیر، ۲۸ / رجب المرجب ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

الہ آباد ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ: بغیر سرکاری منظوری کے بھی مدرسہ چلانا آئینی حق ہے

لکھنؤ، 18 (نمائندہ خصوصی) جنوری 2026: الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے اتر پردیش کے ضلع شراوستی میں ایک مدرسے کو سیل کیے جانے کے معاملے میں انتہائی اہم حکم جاری کیا ہے۔ عدالت نے ضلعی اقلیتی فلاح و بہبود افسر کی جانب سے 1 مئی 2025 کو جاری کردہ اس حکم کو کالعدم (کوئیش) قرار دے دیا، جس کی بنیاد پر سرکاری منظوری نہ ہونے کی وجہ سے مدرسہ اہل سنت امام احمد رضا کو بند کر کے سیل کر دیا گیا تھا۔ جسٹس سبھاش ودیارتھی کی سنگل بنچ نے واضح طور پر کہا کہ اگر کوئی مدرسہ ریاستی حکومت سے کسی قسم کی مالی امداد (گرانٹ) نہیں لے رہا اور نہ ہی منظوری کا مطالبہ کر رہا ہے، تو ایسے تعلیمی ادارے کو چلانے کے لیے سرکاری منظوری لازمی نہیں ہے۔ عدالت نے اس حق کو بھارتی آئین کے آرٹیکل 30(1) کے تحت اقلیتی برادریوں کے بنیادی حق کے طور پر محفوظ قرار دیا۔ فیصلے کے اہم نکات: آرٹیکل 30(1) اقلیتی برادریوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق دیتا ہے۔ بغیر سرکاری امداد والے مدرسوں پر ریاست کا ضرورت سے زیادہ کنٹرول یا انہیں بند کرنے کا حکم آئینی نہیں سمجھا گیا۔ انتظامیہ کو ہدایت دی گئی کہ مدرسے پر لگی سیل 24 گھنٹوں کے اندر ہٹا دی جائے۔ یہ فیصلہ اتر پردیش میں ہزاروں غیر منظور شدہ مدرسوں کے لیے بہت بڑی راحت کا باعث بنا ہے، جنہیں حالیہ برسوں میں منظوری نہ ہونے یا دیگر بنیادوں پر سیل/بند کرنے کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا۔ شراوستی ضلع میں ہی 2025 میں تقریباً 30 مدرسوں کے خلاف انتظامی کارروائی ہوئی تھی، جن میں سے کئی معاملات میں ہائی کورٹ نے سٹے یا راحت فراہم کی تھی۔ پس منظر اور حوالہ جات: اتر پردیش میں مدرسوں سے متعلق معاملات میں پہلے بھی کئی فیصلے آ چکے ہیں۔ مثال کے طور پر: 2024 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی مدرسہ تعلیم ایکٹ 2004 کو غیر آئینی قرار دیا تھا، لیکن سپریم کورٹ نے نومبر 2024 میں اس فیصلے کو پلٹتے ہوئے ایکٹ کی قانونی حیثیت برقرار رکھی (کچھ اعلیٰ تعلیم سے متعلق شقوں کو چھوڑ کر)۔ 2025 میں شراوستی سمیت کئی اضلاع میں غیر منظور شدہ مدرسوں پر کارروائی ہوئی، مگر ہائی کورٹ نے متعدد کیسز میں طریقہ کار کی کمی کا حوالہ دے کر راحت دی۔ یہ حکم اقلیتی برادری کے تعلیمی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ مذہبی تعلیم دینے والے ادارے بغیر سرکاری امداد کے آزادانہ طور پر چل سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ دیگر قوانین کی پابندی کریں۔

بیڑ میں اردو میڈیم اساتذہ کے لیے ایک روزہ خصوصی تعلیمی ورکشاپ

کوشش فاؤنڈیشن اور گٹ شکشن آفیسر کی مشترکہ پہل، 19 جنوری کو انعقاد اقلیتی اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ روکنے پر خصوصی توجہ

بیڑ: تعمیر نیوز بیڑ شہر کی اردو میڈیم درسگاہوں میں تعلیمی معیار کو مضبوط بنانے، طلبہ میں بڑھتے ہوئے اسکول چھوڑنے (ڈراپ آؤٹ) کے مسئلے پر مؤثر قابو پانے اور نئی نسل کی تعلیمی ضروریات کے مطابق اساتذہ کی رہنمائی کے مقصد سے کوشش فاؤنڈیشن، بیڑ اور گٹ شکشن آفیسر آفس، بیڑ کے اشتراک سے ایک روزہ خصوصی ورکشاپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ ورکشاپ گٹ شکشن آفیسر آفس، پنچایت سمیتی بیڑ کی رہنمائی میں، کوشش فاؤنڈیشن اور افتخار ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تعاون سے اتوار، 19 جنوری 2026 کو دوپہر 12:30 بجے سے شام 4:30 بجے تک کنگ پیلس فنکشن ہال، تلگاؤں روڈ، بیڑ میں منعقد ہوگی۔ اس موقع پر جناب جیتن رحمان (چیف ایگزیکٹو آفیسر، ضلع پریشد بیڑ)، ڈاکٹر شیخ فیروز (چیئرمین، کوشش فاؤنڈیشن بیڑ)، جناب مجتبیٰ فاروق (چھترپتی سنبھاجی نگر/اورنگ آباد)، جناب رمیض اے۔ ودود (موٹیویشنل اسپیکر، دہلی) اور آرکیٹیکٹ ارشد شیخ (موٹیویشنل اسپیکر، اہلیان نگر/احمد نگر) بطور مہمانِ خصوصی اور رہنما اساتذہ کی رہنمائی کریں گے۔ ورکشاپ کا افتتاح جناب جیتن رحمان کے ہاتھوں ہوگا، جبکہ تعلیمی افسر ڈاکٹر کرن کنور اور گٹ شکشن آفیسر سمندر خان مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ اس ورکشاپ میں بیڑ شہر کی تمام اردو میڈیم ضلع پریشد اور نجی اسکولوں کے اساتذہ کی شرکت لازمی قرار دی گئی ہے۔ ہدایات کے مطابق اساتذہ صبح 8:00 سے 12:00 بجے تک معمول کے مطابق اسکول کی تدریس انجام دینے کے بعد براہِ راست ورکشاپ کے مقام پر حاضر ہوں گے۔ اسکول وار حاضری درج کی جائے گی اور غیر حاضری قابلِ قبول نہیں ہوگی۔ ورکشاپ میں مختلف اضلاع سے آئے ہوئے تجربہ کار اساتذہ، مضمون کے ماہرین اور سینئر سرکاری افسران شرکت کریں گے۔ اس دوران طلبہ میں اسکول چھوڑنے کے بڑھتے مسئلے، اردو میڈیم اور اقلیتی اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی وجوہات اور ان کے حل، بچیوں کی تعلیم کی اہمیت، بچوں کی تعلیم سے جڑے عصری مسائل، نیز 2010 کے بعد پیدا ہونے والی 'الفا جنریشن' کے طلبہ کو درپیش تعلیمی چیلنجز اور ان کے مؤثر حل پر تفصیلی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ موجودہ بدلتے تعلیمی منظرنامے میں اساتذہ ہی معاشرے کی سب سے مضبوط بنیاد ہیں۔ اس طرح کی ورکشاپس نہ صرف اساتذہ کو نئی سوچ اور جدید تدریسی طریقوں سے جوڑتی ہیں بلکہ طلبہ کے مستقبل کو بھی درست سمت عطا کرتی ہیں۔ اردو میڈیم اور اقلیتی اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ روکنے کی یہ پہل بیڑ ضلع میں تعلیم کو نئی توانائی اور نئی سمت دینے والی ثابت ہوگی۔

بھوج شالہ تنازع پھر پہنچا سپریم کورٹ، جمعہ کو ہوگی نماز یا بسنت پنچمی کی پوجا؟

مدھیہ پردیش کے دھار میں مشہور بھوج شالہ سے متعلق تنازع ایک بار پھر سپریم کورٹ پہنچ گیا ہے۔ اس بار تنازعہ کی وجہ یہ ہے کہ بسنت پنچمی 23 جنوری کو جمعہ کے روز پڑ رہی ہے جبکہ بھوج شالہ احاطے میں ہر جمعہ کو نماز ہوتی ہے۔ اس معاملے پر ہندو فرنٹ فار جسٹس نامی تنظیم کی جانب سے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بھوج شالا احاطے میں 23 جنوری کو جمعہ کی نماز پر پابندی لگائی جائے اور اس دن صرف ہندوؤں کو سرسوتی پوجا کرنے کی اجازت دی جائے۔ عرضی گزار کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل وشنو شنکر جین نے بتایا کہ درخواست میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اے ایس آئی اور ریاستی حکومت بسنت پنچمی کے موقع پر امن و امان کی کسی بھی صورتحال سے بچنے کے لیے سخت حفاظتی انتظامات کو یقینی بنائے۔ درخواست میں وقت کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے سپریم کورٹ سے کیس کی فوری سماعت کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ ہندو فریق کا استدلال ہے کہ بسنت پنچمی بہت قریب ہے اور صورتحال کے بارے میں پہلے سے واضح احکامات کی ضرورت ہے۔ ہندو فرنٹ فار جسٹس کی طرف سے دائر درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بھوج شالا احاطے میں ماں واگ دیوی یعنی علم، موسیقی اور فن کی دیوی سرسوتی کا مندر ہے جس کی تعمیر 11 ویں صدی میں پرمار راجاؤں نے کروائی تھی۔ تاریخی طور پر یہاں ہندو پوجا ارچنا کرتے ہیں۔ درخواست میں 7 اپریل 2003 کے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے حکم کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس حکم کے تحت ہندوؤں کو ہر منگل اور بسنت پنچمی کے دن پوجا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اسی طرح مسلم کمیونٹی کو ہر جمعہ کو دوپہر 1 سے 3 بجے تک جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حالانکہ درخواست میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ اے ایس آئی کا یہ حکم اس صورت حال پر مکمل طور پر خاموش ہے جب بسنت پنچمی جمعہ کے روز پڑ جائے۔ ہندو فریق کا استدلال ہے کہ بسنت پنچمی اور جمعہ ایک ہی دن 23 جنوری کو ہیں جس سے پوجا اور نماز دونوں کے دوران تنازعہ پیدا ہونے کے حالات نظر آ رہے ہیں۔ اسی وجہ سے سپریم کورٹ سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے تاکہ کسی طرح کا تنازع یا کشیدگی نہ پیدا ہونے پائے۔

الیکشن جیتنے کیلئے بی جے پی بنگال میں فساد کروانا چاہتی ھے

جھارکھنڈ میں بنگالی مزدور کی موت کے خلاف مرشد آباد میں پُرتشدد احتجاج کے بیچ جمعہ کو مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے متنبہ کیا کہ بی جے پی بنگال میں فساد بھڑکا کر اسمبلی الیکشن جیتنا چاہتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے الزام لگایا کہ بنگال کے مہاجر مزدوروں کو بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں صرف اس لئے تشدد اور ہراسانی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وہ بنگالی بولتے ہیں۔ شمالی بنگال میں انتظامی پروگرام میں شرکت کیلئے روانہ ہوتے ہوئے ممتا بنرجی نے مرشد آباد کے بیل ڈانگا میں احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے اقلیتی برادری کے غم و غصے کو ''جائز'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ احتجاج مہاجر مزدوروں کے خلاف ملک بھر میں بار بار تشدد کی وارداتوں کا نتیجہ ہے۔ بیل ڈانگا سے تعلق رکھنے والے ۳۰ / سالہ علاء الدین شیخ جو جھارکھنڈ میں پھیری کرتے تھے، کی لاش ان کے کمرے میں چھت سے لٹکتی ہوئی ملی ہے۔ جھارکھنڈ میں علاء الدین کی اس موت کو ان کے اہل خانہ اور بیل ڈانگہ کے مقامی افراد خودکشی ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ پہلے علاء الدین کو مارا پیٹا گیا اور جب ان کی جان نکل گئی تو قتل کا الزام چھپانے کیلئے لاش کو پھندہ سے لٹکا دیا گیا۔ کولکاتا ایئرپورٹ پر صحافیوں سے بات چیت میں ایک سوال پر ممتا بنرجی نے کہا کہ ''بنگال کے مہاجر مزدوروں کو صرف بنگالی زبان بولنے کی وجہ سے بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں اذیت دی جا رہی ہے۔ یہ غیر قانونی ہے اور یہ جاری نہیں رہ سکتا۔ ہم ان کے خاندانوں کے ساتھ ہیں جن کے اہل خانہ کو نشانہ بنایا گیا ہے۔'' انہوں نے مرشد آباد کے مظاہروں کے پس منظر میں عوام سے امن برقرار رکھنے اور اشتعال انگیزی میں نہ آنے کی اپیل بھی کی۔ بیل ڈانگا کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے بنرجی نے الزام لگایا کہ بدامنی جان بوجھ کر بھڑکائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''آپ جانتے ہیں کہ بیل ڈانگا میں کون اشتعال دلا رہا ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتی۔ میں سب سے اپیل کرتی ہوں کہ پرسکون رہیں اور اشتعال میں نہ آئیں۔'' عوامی احتجاج کو جائز ٹھہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''وہ (مسلمان) جمعہ کو جمع ہوتے ہیں، جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ ہماری درگا پوجا اور شیوراتری میں بھی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ کیا میں اسے روک سکتی ہوں؟ ان کا غصہ قابلِ فہم ہے۔ میں خود بھی بنگالی مزدوروں کو مسلسل نشانہ بنائے جانے سے پریشان ہوں۔ ہم تمام مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پر یقین رکھتے ہیں۔''

بریلی: خالی مکان میں نماز پڑھنے پر ۱۲ / گرفتار

پولیس نے انتظامیہ سے اجازت نہ لینے کی عجیب وغریب دلیل پیش کی

بریلی میں عجیب وغریب کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ایک مسلمان کے خالی مکان میں اُس کی اجازت سے نماز کے باجماعت اہتمام پر پولیس نے ۱۲ / افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ نقضِ امن کی دفعات کے تحت کی گئی اس گرفتاری کا جواز پولیس نے یہ پیش کیا ہے کہ مذکورہ کمرہ کو نماز کیلئے استعمال کرنے کی انتظامیہ سے باقاعدہ اجازت نہیں لی گئی۔ بریلی میں، ایس پی (ساؤتھ) انشیکا ورما نے بتایا کہ محمد گنج گاؤں کے لوگوں سے اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے احتیاطی کارروائی کی ہے۔ گاؤں کے لوگوں کا کہنا تھا کہ ایک خالی مکان کو گزشتہ کئی ہفتوں سے عارضی مدرسے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''بغیر اجازت کسی نئی مذہبی سرگرمی یا اجتماع کا انعقاد قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اگر ایسی سرگرمیاں دوبارہ ہوئیں تو سخت کارروائی کی جائے گی۔'' انہوں نے لوگوں سے امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل بھی کی۔ گرفتار کئے گئے افراد کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا، جہاں سے انہیں ضمانت مل گئی۔ ۳ / دیگر افراد کی تلاش جاری ہے جو مبینہ طور پر فرار ہیں۔ پولیس کے مطابق ابتدائی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ خالی مکان حنیف نامی شخص کی ملکیت ہے اور اسے جمعہ کی نماز کیلئے عارضی طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ حکام کے مطابق پوچھ تاچھ میں کوئی تحریری اجازت نامہ یا کاغذ پیش نہیں کیا جا سکا۔ پولیس نے بتایا کہ گاؤں کے کچھ لوگوں کو بغیر اجازت اس مکان میں باقاعدگی سے نماز ادا کئے جانے پر اعتراض تھا اور انہوں نے ہی حکام کو اطلاع دی۔

مالیگاؤں: میونسپل الیکشن میں 'سیکولر فرنٹ' کو ۴۰ / نشستیں

شہری بلدیہ انتخاب میں مالیگاؤں سیکولر فرنٹ نے ۴۰ / نشستوں پر اپنا جھنڈا لہرا دیا ہے۔ اس فرنٹ میں انڈین سیکولر لارجیسٹ اسمبلی آف مہاراشٹر ۳۵ / نشستوں پر کامیابی حاصل کرتے ہوئے سب سے بڑی پارٹی بن کر اُبھری ہے۔ اس کے ساتھ مل کر الیکشن میں حصہ لینے والی سماج وادی پارٹی نے سائیکل نشان پر ۵ / سیٹیوں پر جیت حاصل کی ہے۔ کل ہند مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے حصے میں ۲۱ / سیٹیں، شیوسینا (شندے) کو ۱۸، کانگریس کو ۳ / اور بی جے پی کو محض ۲ / سیٹوں پر کامیابی ملی ہے۔ جبکہ آزاد و دیگر پارٹیوں کے امیدواروں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ مالیگاؤں شہری بلدیہ میں ۸۴ / نشستیں ہیں۔ ایک نشست پر انڈین سیکولر لارجیسٹ اسمبلی آف مہاراشٹر کی امیدوار منیرہ شیخ بلا مقابلہ جیت چکی ہیں۔ جمعہ کو حسب ترتیب رائے شماری صبح ۱۰ / بجے شروع ہوئی۔ یکے بعد دیگرے ۲۱ / وارڈوں کے نتائج پکارے گئے۔ ایک وارڈ سے ۴ / امیدواروں کا انتخاب ہوا ہے۔ پینل سسٹم سے چار کارپوریٹر جیتے ہیں۔ میونسپل الیکشن میں نتائج کے اعتبار سے سابق رُکن اسمبلی شیخ آصف (انڈین سیکولر پارٹی) نے اپنی برتری جبکہ رُکن اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی (ایم آئی ایم) کی سیاسی حکمتِ عملی ناکام ثابت ہوئی۔ بالکل واضح طور سے الیکشن مشرقی مالیگاؤں میں دو رُخی تھا۔ اس میں کانگریس کے اعجاز بیگ اپنے روایتی حلقے میں فاتح رہے جبکہ سوشلسٹ نظریہ پر کاربند رہتے ہوئے انتقال کر گئے لیڈر نہال احمد کی دُختر شانِ ہند اور ان کے خاوند محمد مستقیم اپنے روایتی حلقوں سے نکل کر مضافاتی علاقے سے سائیکل نشان پر کامیاب ہو ہی گئے۔ مغربی مالیگاؤں میں ریاست کے کابینی وزیر برائے اسکولی تعلیم دادا بھسے کا جلوہ برقرار رہا۔ شیوسینا (شندے) کے ۱۸ / کارپوریٹر جیتے ہیں۔ بی جے پی کو محض دو سیٹیں ہاتھ آئی ہیں۔

چیک باؤنس معاملے میں سخت فیصلہ: ملزم کو 7 لاکھ روپے جرمانہ اور 6 ماہ قید

بیڑ نمائندہ (چیک باؤنس) کے ایک معاملے میں بیڑ کی اضافی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (9 واں) عدالت نے اہم فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو 7 لاکھ روپے جرمانہ اور 6 ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی ہے۔ اس معاملے میں ملزم اشوک نیورتی جادھو نے مدعی ارون دادا راؤ سونونے سے ہاتھ اُدھار کے طور پر 6 لاکھ روپے لیے تھے۔ رقم کی واپسی کے لیے ملزم نے مدعی کے نام 6 لاکھ روپے کا چیک دیا، تاہم بینک میں پیش کرنے پر کھاتے میں ناکافی رقم ہونے کی وجہ سے چیک انادریت (باؤنس) ہو گیا۔ اس کے بعد مدعی ارون سونونے نے بیڑ کی اضافی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت میں سمری کریمنل کیس نمبر 638 / 23 (ارون بنام اشوک) درج کرایا۔ سماعت کے دوران ملزم کی جانب سے یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ رقم سود پر لی گئی تھی اور سیکیورٹی کے طور پر دیے گئے چیک کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم معزز عدالت نے اس دفاع کو مسترد کر دیا۔ تمام شواہد اور گواہوں کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے یہ ثابت پایا کہ ملزم نے نیگوشی ایبل انسٹرومنٹس ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ عدالت نے ملزم اشوک نیورتی جادھو کو 7 لاکھ روپے جرمانہ اور 6 ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی۔ اس مقدمے میں مدعی کی جانب سے ایڈووکیٹ ششی کانت ساونت نے مضبوط اور مؤثر دلائل پیش کیے۔ ان کے ساتھ ایڈووکیٹ وشال ولاس راؤ قدم، ایڈووکیٹ ابھشیک بھیر، ایڈووکیٹ ماؤلی ڈاکے، ایڈووکیٹ راجکمار دھرنے، ایڈووکیٹ مکند لونکر، ایڈووکیٹ پردیپ دراڑے، ایڈووکیٹ وجے ڈوکے، ایڈووکیٹ امول تڈکے اور ایڈووکیٹ پرتیک گھوانے نے تعاون کیا۔ اس فیصلے کے بعد قانونی حلقوں میں یہ بات زیرِ بحث ہے کہ چیک باؤنس معاملات میں قانون کی سختی اور اثر پذیری مزید مضبوط ہوئی ہے۔

ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی

سرکاری افسران وملازمین پر بھی جرمانہ اور تادیبی کارروائی

بیڑ (نمائندہ) ضلع میں موٹر سائیکل حادثات میں بڑھتی ہوئی اموات کے پیشِ نظر انتظامیہ نے سخت اقدامات اٹھائے ہیں۔ ہیلمٹ استعمال نہ کرنے والوں کے خلاف کسی بھی قسم کی رعایت دیے بغیر کارروائی کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ خاص طور پر پیر، 19 جنوری 2026 سے ضلع کے تمام سرکاری و انتظامی دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے لیے ہیلمٹ پہننا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل چلاتے ہوئے پائے جانے پر سخت جرمانہ اور کارروائی کی جائے گی۔ اطلاعات کے مطابق ہر سرکاری دفتر کے داخلی دروازے پر ناکابندی کی جائے گی اور ہیلمٹ کے بغیر آنے والے موٹر سائیکل سوار ملازمین کے خلاف کارروائی ہوگی۔ جن دفاتر میں ہیلمٹ کی پابندی پر سختی سے عمل درآمد نہیں کروایا جائے گا، ان دفاتر کے سربراہان کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ 13 جنوری 2026 کو معزز ضلع کلکٹر کی صدارت میں منعقدہ ضلع روڈ سیفٹی کمیٹی کے اجلاس میں اس موضوع پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ دو پہیہ حادثات کے تجزیے میں یہ حیران کن حقیقت سامنے آئی کہ کل حادثاتی اموات میں سے تقریباً 90 فیصد اموات ہیلمٹ نہ پہننے کی وجہ سے ہوئیں۔ اسی پس منظر میں مرکزی حکومت کے 'روڈ سیفٹی مہم 2026' کے تحت ضلع میں سخت عمل درآمد کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ 19 جنوری 2026 سے بیڑ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس، پولیس ہیڈکوارٹر، تمام پولیس تھانوں کے احاطوں اور تمام سرکاری دفاتر کے داخلی راستوں پر ناکابندی کر کے موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت ہیلمٹ نہ پہننے والے موٹر سائیکل سواروں کے خلاف جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اس کارروائی میں پولیس افسران و اہلکاروں سمیت تمام سرکاری افسران اور ملازمین کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ اس مہم کو مؤثر بنانے کے لیے ہر پولیس تھانہ حدود اور اہم سرکاری دفاتر میں ایک افسر اور پانچ اہلکاروں پر مشتمل ٹیم مقرر کی جائے گی، جو یہ کارروائی روزانہ کی بنیاد پر انجام دے گی۔ پولیس اور سرکاری ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائیاگر کوئی پولیس افسر یا اہلکار ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل چلاتے ہوئے پایا گیا تو اس کے خلاف جرمانے کے ساتھ تادیبی کارروائی کی جائے گی اور سروس بک میں اندراج کرنے کے احکامات پولیس سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے دیے گئے ہیں۔ اسی طرح دیگر سرکاری محکموں کے ملازمین کے معاملات میں متعلقہ محکمہ سربراہ کو رپورٹ بھیج کر محکمانہ کارروائی کی سفارش کی جائے گی۔

کوکن پریمیئر لیگ سیزن 10 کا شاندار انعقاد، کریسنٹ دمام چیمپئن قرار

رپورٹ: ریاض وسلیلے (دمام، سعودی عرب) دمام، سعودی عرب: کوکن پریمیئر لیگ (KPL) سیزن 10 کا شاندار فائنل مقابلہ 9 جنوری 2026 کو ڈی سی اے گراؤنڈ، دمام/الخبر میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس فائنل میں دو مضبوط ٹیموں، کریسنٹ دمام اور الفاتح کنزلوئی ریاض نے ایک دوسرے کا سامنا کیا۔ میچ 6 اوورز پر مشتمل تھا اور شائقین کرکٹ کی بڑی تعداد نے اس تاریخی مقابلے سے بھرپور لطف اٹھایا۔ فائنل میچ میں کریسنٹ دمام نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور مقررہ 6 اوورز میں 59 رنز اسکور کیے، یوں الفاتح کنزلوئی کو جیت کے لیے 60 رنز کا ہدف دیا گیا۔ کریسنٹ دمام کی جانب سے شہباز نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 20 رنز اسکور کیے جو اننگز کا نمایاں اسکور رہا۔ جواب میں الفاتح کنزلوئی ریاض کی ٹیم ہدف کے تعاقب میں دباؤ کا شکار رہی اور پوری ٹیم 44 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ الفاتح کی جانب سے صغیر اُلدے نے 19 رنز بنا کر مزاحمت کی، تاہم ٹیم مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ یوں کریسنٹ دمام نے فائنل جیت کر کوکن پریمیئر لیگ سیزن 10 – 2026 کا اعزاز اپنے نام کر لیا۔ ٹیم کے مینٹور مسٹر عبدالمنان فقیہ ہیں۔ فاتح ٹیم کو شاندار ٹرافی کے ساتھ اسپورٹس شوز، آئرن باکس اور احمد پرفیومز کے گفٹ ہیمپرز 12 کھلاڑیوں میں تقسیم کیے گئے۔ فائنل کی رنر اپ ٹیم الفاتح کنزلوئی ریاض رہی، جس کے مینٹور مسٹر ضمیر پالیکر ہیں، جبکہ تیسری پوزیشن بمبئی بوائز نے حاصل کی، جنہیں بھی ٹرافی اور احمد پرفیومز کے گفٹ ہیمپرز سے نوازا گیا۔ انفرادی کارکردگی کے اعزازات میں: بہترین بلے باز کا ایوارڈ رشید مقدم (کریسنٹ دمام) کو دیا گیا، جنہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں 111 رنز اسکور کیے۔ بہترین بولر کا ایوارڈ توفیق خدمتگار (کریسنٹ دمام) کو ملا، جنہوں نے مجموعی طور پر 9 وکٹیں حاصل کیں۔ مین آف دی سیریز کا اعزاز بھی رشید مقدم کو دیا گیا، جنہوں نے 111 رنز بنانے کے ساتھ 9 وکٹیں بھی حاصل کیں۔ تمام ایوارڈز کے ساتھ ٹرافیز اور احمد پرفیومز کے خصوصی گفٹ ہیمپرز پیش کیے گئے۔ اس ایونٹ کی لائیو براڈکاسٹ کوکن کرک میڈیا کے ذریعے کی گئی، جسے شائقین نے بے حد سراہا۔ بہترین ویڈیوگرافی اور کوریج پر کوکن کرک میڈیا کو خصوصی مومنٹو پیش کیا گیا۔ لائیو نشریات کو بھارت، پاکستان، جنوبی افریقہ، دبئی، زمبابوے، کویت، قطر، بحرین، امریکہ اور کینیڈا اسمیت مختلف ممالک سے تقریباً 7,000 افراد نے دیکھا۔ ٹورنامنٹ کے دوران تمام اسپانسرز، رضاکاروں اور معزز مہمانوں میں یادگاری تحائف اور گفٹ ہیمپرز تقسیم کیے گئے۔ اس سال کوکنی روایتی کھانوں نے بھی تقریب کی رونق دوبالا کر دی۔ کوکن پریمیئر لیگ سیزن 10 ایک بار پھر اتحاد، بھائی چارے اور کھیلوں کے فروغ کی شاندار مثال بن کر سامنے آئی اور ہر سال کی طرح اس سال بھی یہ ایونٹ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

گرین لینڈ بن گیا ٹرمپ کے گلے کی ہڈی

امریکی قبضے کے دعوؤں کے خلاف وزیر اعظم کی قیادت میں سڑکوں پر اُترے ہزاروں لوگ

نوک، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے گرین لینڈ کو امریکہ میں شامل کرنے سے متعلق بیانات کے خلاف گرین لینڈ کے شہری سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ سیکڑوں مظاہرین ہفتے کے روز راجدھانی نوک کی سڑکوں پر نکل آئے اور امریکہ کے ممکنہ قبضہ کے دعوؤں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہوئے زبردست احتجاج کیا۔ مظاہرین کی قیادت خود گرین لینڈ کے وزیر اعظم جینز فریڈرک نیلسن نے کی۔ ہاتھوں میں ملک کے پرچم اور بینرز اٹھائے لوگ امریکی قونصلیٹ کی طرف مارچ کرتے نظر آئے۔ مظاہرے کے دوران واضح پیغام دیا گیا کہ گرین لینڈ کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے دیا جائے۔ مظاہرین اس نوتعمیر بلاک کے پاس سے گزرے جہاں امریکہ اپنا قونصل خانہ منتقل کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ فی الحال امریکی قونصل خانہ ایک لال رنگ کی لکڑی کی عمارت میں کام کرتا ہے جس میں صرف 4 ملازم تعینات ہیں۔ واضح رہے کہ رواں ہفتے ہی ڈنمارک کی گزارش پر یورپی ممالک نے گرین لینڈ میں فوجی اہلکاروں کو تعینات کیا ہے جس سے حالات اور حساس ہو گئے ہیں۔ گرین لینڈ کے حوالے سے ٹرمپ کے ذریعہ بار بار دیئے گئے بیانات نے امریکہ اور ڈنمارک کے درمیان سفارتی بحران پیدا کر دیا ہے۔ دونوں ممالک نیٹو کے بانی رکن ہیں۔ ٹرمپ کے بیانات پر یورپ میں شدید تنقید ہوئی ہے۔ گرین لینڈ کی آبادی تقریباً 57,000 ہے۔ اس علاقے پر صدیوں سے کوپن ہیگن کی حکومت رہی ہے۔ سال 1979 کے بعد سے گرین لینڈ کو کافی حد تک خودمختاری ملی ہے لیکن یہ اب بھی ڈنمارک کا حصہ ہے۔ دفاع اور خارجہ پالیسی ڈنمارک کے پاس ہے اور انتظامی اخراجات کا بڑا حصہ بھی وہی برداشت کرتا ہے۔ اس تنازعہ نے اس وقت مزید زور پکڑا جب وائٹ ہاؤس کے ڈپٹی چیف آف اسٹاف (پالیسی) اسٹیفن ملر نے ٹرمپ کے اس دعوے کو دہرایا کہ ڈنمارک گرین لینڈ کا دفاع نہیں کر سکتا۔ فاکس نیوز کے پروگرام 'ہینٹی' میں ملر نے کہا کہ کسی علاقے پر کنٹرول کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اس کا دفاع کر سکیں، اسے بہتر بنا سکیں اور وہاں رہ سکیں۔ ڈنمارک ان تینوں ہی کسوٹی پر ناکام رہا ہے۔ وہیں ڈنمارک نے واضح کیا ہے کہ وہ گرین لینڈ کے تحفظ کیلئے نیٹو کی مزید مستقل اور مضبوط موجودگی کے منصوبوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اس کے ایک حصے کے طور پر یورپی ممالک نے گرین لینڈ میں محدود تعداد میں فوج بھیجی ہیں۔ اس سے گرین لینڈ کے لوگوں اور رہنماؤں میں بے چینی بڑھ گئی ہے لیکن انہوں نے ڈنمارک کے ساتھ یکجہتی پر زور دیا ہے۔ امریکہ کے اندر بھی ٹرمپ کے گرین لینڈ پلان کو وسیع حمایت نہیں مل رہی ہے۔ رائٹرس پول کے مطابق 5 میں سے 4 امریکی اس الحاق کی کوشش کی حمایت نہیں کرتے۔ صرف 10 فیصد کا خیال ہے کہ امریکی فوج کو گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کیلئے طاقت کا استعمال کرنا چاہیے۔

گرین لینڈ پر قبضہ کے مخالفین کو ٹرمپ کی کھلی دھمکی

ڈنمارک اور اس کے یورپی اتحادیوں پر آئندہ ماہ سے اضافی محصولات عائد کیے جائیں گے

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے گرین لینڈ پر امریکہ کے مجوزہ کنٹرول کی مخالفت کرنے والے ممالک کو درآمدی ٹیرف لگانے کی دھمکی دے دی ہے۔ صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ ڈنمارک اور اس کے یورپی اتحادیوں پر آئندہ ماہ سے اضافی محصولات عائد کیے جائیں گے تاکہ گرین لینڈ کے معاملے پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔ صدر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر بیان میں کہا کہ امریکہ فروری سے ڈنمارک اور اس کے اتحادی ممالک پر 10 فیصد درآمدی ٹیرف نافذ کرے گا، جو بعد ازاں جون سے بڑھا کر 25 فیصد کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق یہ اقدام گرین لینڈ کے حصول کے لیے دباؤ کی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ امریکہ نے کئی دہائیوں بلکہ صدیوں تک ڈنمارک اور یورپی ممالک کو تجارتی سہولتیں اور سبسڈیز فراہم کیں، مگر اس کے بدلے کبھی مناسب معاوضہ وصول نہیں کیا گیا۔ ٹرمپ کے مطابق اب وقت آ گیا ہے کہ ڈنمارک اس کا ازالہ کرے، کیونکہ عالمی امن اور سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ صدر ٹرمپ نے واضح کیا کہ مجوزہ ٹیرف ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، برطانیہ، نیدرلینڈز اور فن لینڈ پر لاگو ہوگا اور یہ اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک گرین لینڈ کی خریداری سے متعلق کوئی حتمی معاہدہ طے نہیں پا جاتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے گرین لینڈ خریدنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن ڈنمارک مسلسل انکار کرتا رہا ہے۔ ٹرمپ کے مطابق جدید دفاعی نظام اور ''گولڈن ڈوم'' منصوبے کے باعث اب گرین لینڈ کی جغرافیائی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گرین لینڈ پر امریکی کنٹرول کے مطالبات میں اضافہ ہو رہا ہے اور ڈنمارک نے جزیرے اور اس کے اطراف میں اپنی فوجی موجودگی بڑھا دی ہے۔ حالیہ دنوں میں فرانس، سویڈن اور دیگر یورپی ممالک کے فوجی دستے بھی ڈنمارک کی زیر قیادت مشترکہ مشقوں کے لیے گرین لینڈ پہنچے ہیں۔

امریکی صدر کا کہنا تھا کہ امریکہ نے کئی دہائیوں بلکہ صدیوں تک ڈنمارک اور یورپی ممالک کو تجارتی سہولتیں اور سبسڈیز فراہم کیں، مگر اس کے بدلے کبھی مناسب معاوضہ وصول نہیں کیا گیا۔ ٹرمپ کے مطابق اب وقت آ گیا ہے کہ ڈنمارک اس کا ازالہ کرے، کیونکہ عالمی امن اور سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔

غزہ میں امن کا سودا! ٹرمپ کا مجوزہ 'بورڈ آف پیس' کی رکنیت فروخت کرنے کا منصوبہ

امریکہ کی ٹرمپ انتظامیہ مختلف ممالک سے اس بورڈ کی مستقل رکنیت کے لیے ایک ارب ڈالر کا مطالبہ کر رہی ہے: رپورٹ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی جریدے نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ غزہ کے لیے قائم کیے جانے والے مجوزہ ''بورڈ آف پیس'' کی رکنیت فروخت کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ مختلف ممالک سے اس بورڈ کی مستقل رکنیت کے لیے ایک ارب ڈالر کا مطالبہ کر رہی ہے۔ امریکی جریدے کے مطابق تجویز میں کہا گیا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ خود اس بورڈ آف پیس کے چیئرمین ہوں گے، جبکہ بورڈ کی رکنیت، فیصلوں کی حتمی منظوری اور مالی وسائل کے استعمال کا اختیار بھی انہی کے پاس ہوگا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ جو ممالک پہلے سال ایک ارب ڈالر ادا کریں گے، انہیں رکنیت کی مدت کی کسی حد سے استثنیٰ حاصل ہوگا۔ اس اقدام کا مقصد غزہ سے متعلق فیصلوں اور مالی معاملات کے لیے ایک مرکزی بین الاقوامی فورم قائم کرنا بتایا جا رہا ہے۔ امریکی جریدے کے مطابق اس مجوزہ منصوبے نے عالمی سفارتی حلقوں میں بحث کو جنم دے دیا ہے، جبکہ اس پر مختلف ممالک کی جانب سے ردِعمل سامنے آنے کا امکان بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔

کناڈا میں محکمۂ ٹرانسپورٹ نے فورڈ کی 3 لاکھ گاڑیاں واپس منگوائیں

اوٹاوا، (یو این آئی) کناڈا میں محکمۂ ٹرانسپورٹ نے شارٹ سرکٹ کے باعث آگ

لگنے کے خطرے کی وجہ سے فورڈ کی 3 لاکھ سے زائد گاڑیوں کو واپس منگوانے کا اعلان کیا ہے۔ سی ٹی وی نیوز نے ہفتہ کو اپنی رپورٹ میں بتایا کہ کناڈا کے محکمۂ ٹرانسپورٹ کے مطابق فورڈ کے مختلف ماڈلز کی بعض گاڑیوں میں انجن بلاک ہیٹر سے کولینٹ لیک ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا ہے تو پلگ لگانے کے وقت بلاک ہیٹر میں شارٹ سرکٹ ہو سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فورڈ گاڑیوں کے مالکان کو بذریعہ ڈاک مطلع کیا گیا ہے کہ وہ متاثرہ گاڑیوں کو ڈیلرشپ پر لے جائیں تاکہ بلاک ہیٹر کو تبدیل کیا جا سکے۔ سی ٹی وی نیوز کے مطابق فورڈ گاڑی مالکان کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ جب تک مرمت کا عمل مکمل نہ ہو جائے، انجن بلاک ہیٹر کا استعمال نہ کریں۔

ٹرمپ کی محصولات کی دھمکی کے بعد یوروپی یونین نے امریکہ کے ساتھ مجوزہ تجارتی معاہدہ روک دیا

برسلز، (ایجنسی): گرین لینڈ کے معاملے پر امریکہ اور یوروپی یونین (ای یو) کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث یوروپی یونین نے امریکہ کیساتھ مجوزہ تجارتی معاہدے پر مذاکرات معطل کر دیے ہیں۔ یوروپی یونین نے یہ قدم ڈنمارک اور یوروپی یونین کے کئی دیگر ممالک پر امریکہ کی جانب سے درآمدی ڈیوٹی لگانے کی دھمکی کے بعد اٹھایا ہے۔ یوروپی رہنماؤں نے خبردار کیا ہے کہ یہ درآمدی ڈیوٹی یوروپی یونین اور امریکہ کے تعلقات کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ساتھ ہی انہوں نے ڈنمارک اور گرین لینڈ کے لیے اپنی مکمل حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ خودمختاری اور علاقائی سالمیت ایسے اصول ہیں جن پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ قابل ذکر ہے کہ جولائی 2025 میں مجوزہ اس معاہدے کو درآمدی ڈیوٹی کم کرنے اور دو طرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ تاہم، گرین لینڈ پر صدر ٹرمپ کے مؤقف اور درآمدی ڈیوٹی لگانے کی دھمکی کے بعد یوروپی یونین نے اس معاہدے کی منظوری روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ صدر ٹرمپ نے 'ٹرتھ سوشل' پر ایک پوسٹ میں دھمکی دی ہے کہ اگر گرین لینڈ کو مکمل طور پر امریکہ کو فروخت نہیں کیا جاتا تو یکم فروری 2026 سے ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، برطانیہ، نیدرلینڈز اور فن لینڈ پر 10 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد کر دی جائے گی، جو یکم جون سے بڑھ کر 25 فیصد ہو جائے گی۔ ٹرمپ نے گرین لینڈ کے اسٹریٹجک محل وقوع اور معدنی وسائل کو امریکی قومی سلامتی کیلئے اہم قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ یکم فروری 2026 سے، مذکورہ بالا تمام ممالک کی جانب سے امریکہ بھیجے جانے والے تمام سامان پر 10 فیصد درآمدی ڈیوٹی لی جائے گی۔

مرکوسور اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط

اسونسین، (ایجنسی) جنوبی مشترکہ منڈی (مرکوسور) اور یورپی یونین (ای یو) نے تقریباً 25 برس سے جاری مذاکرات کے بعد پیراگوئے کی راجدھانی اسونسین میں ایک آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط کئے۔ ہفتہ کو منعقدہ تقریب میں یورپی کمیشن کی صدر اُرسولا وان ڈیرلین، یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا کے علاوہ ارجنٹینا، برازیل، پیراگوے اور یوراگوے کے وزرائے خارجہ سمیت یورپی یونین اور مرکوسور کے اعلیٰ افسران شریک ہوئے۔

غزہ بورڈ آف پیس پر اسرائیل کا سخت ردعمل، ٹرمپ منصوبہ مسترد کر دیا

غزہ سے متعلق کسی بھی انتظامی یا سیاسی فیصلے میں اسرائیل کو نظر انداز کرنا قابل قبول نہیں ہے: وزیر خارجہ

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل نے غزہ میں مجوزہ ''بورڈ آف پیس'' کی تشکیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام اسرائیلی حکومت کی پالیسی کے خلاف ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے دفتر سے جاری بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ اس بورڈ کی تشکیل کے حوالے سے اسرائیل سے کوئی مشاورت نہیں کی گئی۔ بیان میں کہا گیا کہ غزہ سے متعلق کسی بھی انتظامی یا سیاسی فیصلے میں اسرائیل کو نظر انداز کرنا قابل قبول نہیں ہے۔ اسرائیلی حکومت کا مؤقف ہے کہ غزہ سے جڑے معاملات براہِ راست اسرائیلی سلامتی اور قومی مفادات سے متعلق ہیں۔ اسرائیلی وزیرِ خارجہ گدیون سار نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ بورڈ آف پیس کا معاملہ امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ اٹھائیں گے تاکہ اسرائیل کے تحفظات سے امریکی حکام کو آگاہ کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ وائٹ ہاؤس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے امن منصوبے کے تحت غزہ بورڈ آف پیس کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے مطابق بورڈ کا مقصد غزہ میں سکیورٹی، انسانی امداد اور تعمیر نو کے اقدامات میں ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کے مطابق یہ بورڈ فلسطینی اتھارٹی اور غزہ کی مستقبل کی حکومت میں اصلاحات کی راہ ہموار کرنے کے لیے بھی کام کرے گا، تاہم اسرائیل کی جانب سے اس منصوبے کی مخالفت کے بعد اس پر عملدرآمد کے حوالے سے سوالات جنم لے رہے ہیں۔

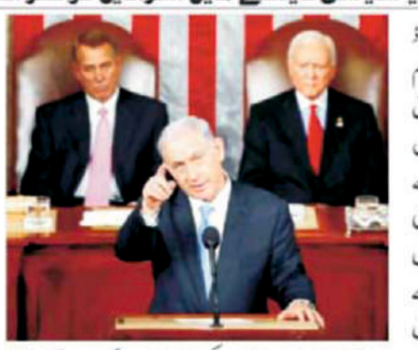

ایلون مسک کے بچے کی والدہ کا گروک کیخلاف مقدمہ

گروک چیٹ بوٹ پر ڈیپ فیک تصاویر بنائی گئیں جس سے میں ذہنی اذیت اور کوفت میں مبتلا ہوں

دنیا کے سب سے امیر شخص ایلون مسک کے ایک بچے کی والدہ ایشلی سینٹ کلیئر نے ان ہی کی مصنوعی ذہانت کی کمپنی ایکس اے آئی کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ کمپنی کے چیٹ بوٹ گروک کے ذریعہ ان کی رضامندی کے بغیر فحش ڈیپ فیک تصاویر تیار کی گئیں۔ ایشلی سینٹ کلیئر نے مقدمے میں مؤقف اختیار کیا ہے کہ ان ڈیپ فیک تصاویر کے باعث انھیں شدید ذہنی اذیت، ہتکِ عزت اور نفسیاتی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مقدمہ ایسے وقت میں دائر کیا گیا ہے جب کیلیفورنیا کے اٹارنی جنرل راب بونٹا نے بھی ایلون مسک کی کمپنی کو سیز اینڈ ڈسسٹ نوٹس جاری کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ گروک کے ذریعے غیر رضامندی پر مبنی جنسی نوعیت کی تصاویر کی تیاری اور ترسیل فوری طور پر روکی جائے۔ یاد رہے کہ ایشلی سینٹ کلیئر ایک مصنفہ اور سیاسی مبصر بھی ہیں اور ایلون مسک کے 16 ماہ کے بیٹے رومولس کی والدہ ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ یہ جعلی تصاویر گزشتہ سال سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر گردش کرنے لگیں جہاں گروک چیٹ بوٹ دستیاب ہے۔ ان کے بقول یہ ڈیپ فیک

تصاویر پلیٹ فارم کو رپورٹ بھی کیں مگر جواب میں کہا گیا کہ یہ مواد پلیٹ فارم کی پالیسیوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ ایلون مسک کے بچے کی ماں نے بتایا کہ بعد ازاں ایک موقع پر یقین دہانی کروائی گئی کہ ان کی تصاویر بغیر اجازت استعمال نہیں کی جائیں گی۔ تاہم ان کا دعویٰ ہے کہ اس کے بجائے میرا پریمیم سبسکرپشن اور تصدیقی نشان (ویریفکیشن) ختم کر دیا گیا اور جعلی اور تضحیک آمیز تصاویر کی اشاعت جاری رہی۔ مقدمے کے ساتھ منسلک بیان میں ایشلی سینٹ کلیئر نے کہا کہ میں شدید ذہنی اذیت اور درد سے گزر رہی ہوں۔ جب تک گروک ایسی تصاویر بناتا رہے گا یہ خوفناک خواب ختم نہیں ہوگا۔ دوسری جانب ایکس اے آئی کے وکلا نے بھی ٹیکساس کی وفاقی عدالت میں ایشلی سینٹ کلیئر کے خلاف جوابی مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ کمپنی کا مؤقف ہے کہ سینٹ کلیئر نے صارف معاہدے کی خلاف ورزی کی جس کے تحت ایکس اے آئی کے خلاف مقدمات صرف ٹیکساس کی عدالت میں دائر کیے جا سکتے ہیں۔ کمپنی نے سینٹ کلیئر کے مالی ہرجانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ جس پر ایشلی سینٹ کلیئر کی وکیل کیری گولڈ برگ نے جوابی مقدمے کو حیران کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک انسان کے ذاتی نقصان اور غیر محفوظ ٹیکنالوجی کا معاملہ ہے۔ کوئی بھی عدالت اس حقیقت کو تسلیم کرے گی۔ یاد رہے کہ ایلون مسک کا گروک چیٹ بوٹ پہلے ہی برطانیہ، یورپی یونین، بھارت، ملائیشیا، انڈونیشیا، فلپائن اور جاپان سمیت کئی ممالک میں تحقیقات اور پابندیوں کی زد میں ہے۔

کراچی کے گل پلازا میں آتشزدگی سے عمارت کے دو حصے منہدم، 6 افراد جاں بحق، 58 لاپتا

اسلام آباد کراچی، (ایجنسیاں): پاکستان کے کراچی واقع ایم اے جناح روڈ پر گل پلازا شاپنگ مال میں رات گئے لگنے والی آگ پر بڑی

حد تک قابو پالیا گیا، آتشزدگی کے باعث عمارت کے دو حصے منہدم ہو گئے، فائر فائٹر سمیت 6 افراد جاں بحق اور 30 زخمی ہو گئے جب کہ 58 افراد تاحال لاپتا ہیں۔ ایکسپریس نیوز کے مطابق کراچی ایم اے جناح روڈ پر واقع معروف شاپنگ سینٹر گل پلازا میں رات 10.15 بجے آگ بھڑک اٹھی جو بڑھتی ہی چلی گئی، فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بڑی تعداد میں پہنچیں مگر آگ بڑھتی ہی رہی، آتشزدگی سے عمارت کے دو حصے گر گئے جس میں 6 افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسپتالوں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق دھوئیں سے حالت غیر ہونے والے افراد کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر بھیج دیا گیا، دو فائر فائٹرز ارشاد اور بلال زخمی ہوئے جو پی این ایس شفا میں زیر علاج ہیں، مجموعی طور پر 30 افراد زخمی ہوئے جن میں سے 13 برنس سینٹر، 15 اس کے ٹراما سینٹر میں اور دو جناح اسپتال لائے گئے۔

شمالی شام میں عبوری حکومت، ایس ڈی ایف کے درمیان جھڑپیں پھر شروع

شامی فوج پر 48 گھنٹے کی واپسی کی مدت ختم ہونے سے پہلے دیرٔ حافر اور مسکانہ کے قصبوں میں داخل ہونے کا الزام

دمشق، (یو این آئی) شام کے شمال مغرب میں موجود حلب اور رقہ میں شام کی عبوری انتظامیہ اور کرد زیر قیادت سیرین ڈیموکریٹک فورسز (ایس ڈی ایف) کے درمیان اچانک فوجی کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ ایک روز قبل اعلان کردہ انخلاء کے معاہدے کے باوجود دونوں فریقوں کے درمیان شدید جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ دن کا آغاز مشرقی حلب کے دیہی علاقوں میں نئی لڑائی سے ہوا۔ ایس ڈی ایف نے شامی فوج پر 48 گھنٹے کی واپسی کی مدت ختم ہونے سے پہلے دیرٔ حافر اور مسکانہ کے قصبوں میں داخل ہونے کا الزام لگایا۔ دریں اثنا، شامی فوج نے کہا کہ اس نے معاہدے کی خلاف ورزی اور اس کے دو فوجیوں کی ہلاکت کے بعد علاقے کو محفوظ بنانے کے لیے تعیناتی کی ہے۔ جھڑپوں کے بڑھتے ہی شامی سکیورٹی فورسز نے مشرقی حلب سے آگے صوبہ رقہ کی طرف پیش قدمی کا اعلان کیا اور دریائے فرات کے مغرب میں تمام علاقوں کو بند فوجی زون قرار دیا۔ سرکاری میڈیا کے مطابق فوج نے طبقا کے قریب صفیان اور الصورہ آئل فیلڈ سمیت کئی اہم مقامات اور قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے اور فوجی ہوائی اڈے کا محاصرہ شروع کر دیا ہے۔ ایس ڈی ایف نے ان دعوؤں کو مسترد کر دیا کہ انخلا کے معاہدے میں رقہ صوبے کو شامل کیا گیا تھا۔ ان کا موقف ہے کہ معاہدے میں صرف دیرٔ حافر اور مسکانہ شامل تھا۔ ایس ڈی ایف نے رقہ میں مکمل کرفیو نافذ کر دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ کشیدگی سے اسلامک اسٹیٹ کے قیدیوں والی جیلوں کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ کشیدگی شروع ہونے سے چند گھنٹے قبل ہی ایس ڈی ایف کے کمانڈر مظلوم عابدی نے کہا تھا کہ بین الاقوامی ثالثوں کی اپیل پر، ان کی افواج ہفتے کی صبح دریائے فرات کے مشرق کی طرف پیچھے ہٹنا شروع کر دیں گی۔ ایس ڈی ایف اور شام کی عبوری اتھارٹی دونوں کی حمایت کرنے والے امریکہ نے دونوں فریقوں سے تحمل سے کام لینے کی اپیل کی ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے شامی حکومت کی افواج پر زور دیا ہے کہ وہ حلب اور طبقا کے درمیان اپنی کارروائی روک دیں۔ دونوں فریقوں نے مارچ 2025 کے انضمام کے معاہدے کو نافذ کرنے کا عہد کیا ہے لیکن یہ عمل جاری جھڑپوں کی وجہ سے تعطل کا شکار ہے۔

انڈونیشیا میں ڈومیسٹک پروازوں کیلئے استعمال ہونے والا مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ؛ تمام افراد ہلاک

کوالالمپور، (ایجنسیاں): انڈونیشیا میں ایک مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس میں سوار تمام 11 افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ڈومیسٹک پرواز کے لیے استعمال ہونے والے چھوٹے طیارے اے ٹی آر 42-500 نے انڈونیشیا ایئر ٹرانسپورٹ سے اڑان بھری تھی۔ یہ طیارہ یوگیاکارتا شہر سے جنوبی سولاویسی کی طرف روانہ ہوا تھا اور کچھ ہی دیر بعد کنٹرول روم سے رابطہ اچانک منقطع ہو گیا تھا۔ جہاز سے رابطہ اُس وقت منقطع ہوا جب وہ ماروس ضلع کے لیانگ نامی پہاڑی علاقے کے قریب تھا اور موسم بھی ٹھیک نہیں تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق طیارہ اپروچ (لینڈنگ کے قریب) کے دوران ایئر ٹریفک کنٹرول کی ہدایات پر نہیں تھا اور اسی دوران رابطہ ختم ہو گیا۔ سرچ اور ریسکیو ٹیموں نے فوری طور پر ہیلی کاپٹرز، ڈرونز اور زمینی افواج کے ساتھ سرچ آپریشن کا آغاز کیا۔ جس کے دوران بعض مقامات پر ملبہ اور چھوٹی آگ کے آثار بھی دیکھے گئے۔ پہاڑی اور دشوار گزار راستہ ہونے کے باعث امدادی کاموں میں دشواری کا سامنا رہا۔ اس طیارے میں عملے کے 8 ارکان اور 3 مسافر سوار تھے۔ جو افسوسناک حادثے میں موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ یہ طیارہ انڈونیشیا ایئر ٹرانسپورٹ (آئی اے ٹی) کے بیڑے کا حصہ تھا جسے سمندری نگرانی مشن کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا تھا۔ حادثے کے قریب دھماکے جیسی آوازیں بھی سنی گئیں لیکن ابھی تک حادثے کی حتمی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ خیال رہے کہ انڈونیشیا بڑے جزیروں پر مشتمل ریاست ہے جہاں نقل و حرکت کے لیے ہوائی سفر ہی سب سے اہم ہیں۔

افریقی ممالک میں شدید بارشوں اور سیلاب نے تباہی مچادی؛ 100 سے زائد ہلاک

جنوبی افریقہ، زمبابوے اور موزمبیق میں لاکھوں افراد بے گھر، معمولات زندگی ٹھپ

کیپ ٹاؤن، (ایجنسیاں): براعظم افریقہ کے تین بڑے ممالک میں ہونے والی شدید موسلا دھار بارشوں اور تباہ کن سیلاب سے معمولات زندگی ٹھپ ہو کر رہ گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق گزشتہ ہفتے سے جاری طوفانی بارشوں سے جنوبی افریقہ، موزمبیق اور زمبابوے میں دریاؤں میں طغیانی آ گئی۔ دریا ابل پڑے اور سیلابی ریلے نے رہائشی علاقوں میں داخل ہو کر ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ لاکھوں افراد بے گھر ہو کر نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ سڑکیں تالاب کا منظر پیش کر رہی ہیں، پل پانی کے ریلے میں بہہ گئے۔ ٹرانسپورٹ اور بجلی کا نظام معطل ہو گیا۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے دنوں میں مزید شدید موسم اور تباہی کا خدشہ برقرار ہے۔ امدادی کاموں کے لیے فوجی ہیلی کاپٹرز کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ شہریوں کو بلاضرورت گھروں سے باہر نہ نکلنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جنوبی افریقہ کے شمالی صوبوں لیمپوپو اور امپومالانگا میں سیلاب کے نتیجے میں کم از کم 30 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ سیلابی پانی کے باعث زمبابوے سے ملحقہ سرحدی چیک پوسٹ پر تعینات سیکیورٹی اہلکاروں کو بھی محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ جنوبی افریقہ کے پڑوسی ملک زمبابوے میں بھی قدرتی آفات نے تباہی مچادی جس میں اب تک کم از کم 70 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ زمبابوے میں سیلاب کے باعث ایک ہزار سے زائد گھر تباہ، جب کہ اسکول، سڑکیں اور پل منہدم ہو گئے ہیں۔ موزمبیق میں بھی سیلاب سے حالات مختلف نہیں ہیں جہاں ہلاکتوں کی تعداد 20 سے زائد ہیں جب کہ مختلف شہروں میں وبائی امراض پھوٹ پڑے ہیں۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کے بقول ان تین ممالک میں دو لاکھ سے زائد افراد متاثر، ہزاروں مکانات تباہ اور 70 ہزار ہیکٹر سے زائد زرعی زمین زیر آب آ چکی ہیں۔ ادارے نے خبردار کیا ہے کہ اس صورتحال سے خوراک کی قلت مزید بڑھنے کا خدشہ ہے، خاص طور پر ان چھوٹے کسانوں کے لیے جو پہلے ہی غربت اور بار بار آنے والے سمندری طوفانوں سے متاثر ہیں۔

موزمبیق کے مختلف شہروں میں وبائی امراض پھوٹ پڑے

سیلابی پانی کے باعث زمبابوے سے ملحقہ سرحدی چیک پوسٹ پر تعینات سیکیورٹی اہلکاروں کو بھی محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ جنوبی افریقہ کے پڑوسی ملک زمبابوے میں بھی قدرتی آفات نے تباہی مچادی جس میں اب تک کم از کم 70 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ زمبابوے میں سیلاب کے باعث ایک ہزار سے زائد گھر تباہ، جب کہ اسکول، سڑکیں اور پل منہدم ہو گئے ہیں۔ موزمبیق میں بھی سیلاب سے حالات مختلف نہیں ہیں جہاں ہلاکتوں کی تعداد 20 سے زائد ہیں جب کہ مختلف شہروں میں وبائی امراض پھوٹ پڑے ہیں

آئی ایم ایف کی پالیسیاں پاکستان کے معاشی بحران اور صنعتی زوال کا ذمہ دار

اسلام آباد: پاکستان ایک شدید معاشی بحران کا سامنا کر رہا ہے، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) پر اس کی لازمی پالیسیوں کے لیے بڑھتی ہوئی تنقید کے ساتھ، جن پر بڑھتی ہوئی لاگت، غربت اور صنعتی زوال کا الزام ہے۔ آئی ایم ایف کی اصلاحات، بشمول توانائی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ، جارحانہ ٹیکسیشن، اور مالیاتی سختی، کو پاکستان کی مالیاتی صحت اور سماجی پریشانی کے بگاڑ میں اہم کردار کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اسے وجود کے خطرے ※ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ پاکستان کا صنعتی شعبہ نمایاں طور پر متاثر ہوا ہے، توانائی کی بلند قیمتوں، بھاری ٹیکسوں، اور پالیسی کی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے سینکڑوں مینوفیکچرنگ یونٹس بند ہو گئے ہیں، جس سے خاص طور پر ٹیکسٹائل کی صنعت میں ملازمتوں کا کافی نقصان ہوا ہے۔ ملک مائیکروسافٹ، کریم، شیل، ٹیلی نار، اور پراکٹر اینڈ گیمبل جیسی کثیر القومی کمپنیوں کے قابل ذکر اخراج کا مشاہدہ کر رہا ہے، جو کرنسی کے عدم استحکام، بلند افراط زر، اور ریگولیٹری غیر متوقع ہونے کی وجہ سے اپنے کاموں کو کم کر رہی ہیں یا واپس لے رہی ہیں۔

بنگلہ دیش میں خواتین، لڑکیوں اور اقلیتوں کو بڑھتے ہوئے تشدد کا سامنا

ڈھاکہ: 12 فروری کو بنگلہ دیش میں اگست 2024 کے مانسون انقلاب کے بعد پہلے عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ لیکن انتخابات سے قبل، خواتین، لڑکیوں اور مذہبی اقلیتوں پر حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے، جو بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ میں عبوری حکومت کی ناکامی کو بے نقاب کر رہا ہے۔ پولیس کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2024 کے اسی ٹائم فریم کے مقابلے جنوری اور جون 2025 کے درمیان صنفی بنیاد پر تشدد میں اضافہ ہوا۔ بنگلہ دیش مہیلا پریشد (ویمنز کونسل آف بنگلہ دیش یا بی ایم پی) کی صدر ڈاکٹر فوزیہ مسلم اس اضافے کی وجہ مذہبی گروہوں کی جانب سے سرگرمیوں اور بیان بازی میں اضافے کو قرار دیتی ہیں جو معاشرے میں خواتین کی آزادانہ نقل و حرکت کو محدود کرنا چاہتے ہیں۔ مئی 2025 میں، سخت گیر مذہبی گروہوں نے صنفی مساوات اور خواتین کے حقوق کو بہتر بنانے کے لیے عبوری حکومت کی کوششوں پر احتجاج کیا اور ان سرگرمیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جنہیں وہ "اسلام مخالف" سمجھتے تھے۔ تب سے، خواتین اور لڑکیوں نے زبانی، جسمانی اور ڈیجیٹل بدسلوکی کا تجربہ کیا ہے جو تشدد کے خوف سے بولنے کی ان کی صلاحیت کو مزید خاموش کر دیتے ہیں۔ ہندو اقلیتوں پر بھی حملے ہوئے ہیں۔ دسمبر میں، ایک 27 سالہ گارمنٹ ورکر دیپو چندر داس کو مبینہ طور پر توہین مذہب کے الزام میں ایک ہجوم نے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا تھا۔ حقوق کے گروپوں نے ہندوؤں کے خلاف تشدد کے کم از کم 51 واقعات کی اطلاع دی ہے، جن میں 10 قتل بھی شامل ہیں۔

چٹاگانگ پہاڑی علاقوں میں نسلی اقلیتوں کو انقلاب کے بعد سیکورٹی فورسز کی جانب سے بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑا۔ بنگلہ دیش میں پہلے دو خواتین وزرائے اعظم ہونے کے باوجود اور 2024 کے طلباء کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں میں بہت سی خواتین نے حصہ لیا، خواتین کو اب بھی بڑی حد تک سیاسی شرکت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ آئندہ عام انتخابات میں 51 میں سے 30 سیاسی جماعتوں کے پاس کوئی خاتون امیدوار نہیں ہے۔ جماعت اسلامی، ایک اسلامی سیاسی گروپ اور بنگلہ دیش کی دو سرکردہ سیاسی جماعتوں میں سے ایک ہے، اس کی 276 نامزدگیوں میں ایک بھی خاتون امیدوار نہیں ہے۔ بنگلہ دیشی حکومت کو ملک کے خواتین کے امور کے اصلاحاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنا چاہیے جس میں خواتین کی پارلیمانی نمائندگی میں اضافہ، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے خواتین، امن اور سلامتی کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہونا، اور خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن کے ریاستی فریق کے طور پر اپنی ذمہ داریوں کی تعمیل کرنا چاہیے۔ حکومت کو بنگلہ دیش میں مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے تحفظ کے لیے آئینی دفعات کو بھی برقرار رکھنا چاہیے۔ یہ اختراعی تجاویز نہیں ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کی بنگلہ دیشیوں نے مون سون انقلاب کی قیادت میں اور اس کے بعد دوبارہ تصدیق کی ہے۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت اور تمام سیاسی جماعتوں کو صنفی مساوات کو یقینی بنانے اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا عہد کرنا چاہیے۔

2025 میں ایران اور پاکستان سے 2.5 ملین سے زیادہ افغانستان واپس بھیجے گئے

کابل: امدادی ایجنسیوں نے کہا کہ 2025 میں ایران اور پاکستان سے 2.5 ملین سے زیادہ لوگ افغانستان واپس آئے، جس سے انسانی بنیادوں پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے، اور بین الاقوامی مدد میں اضافے پر زور دیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹیز (IFRC) نے کہا کہ جنوری اور نومبر 2025 کے درمیان 2.5 ملین سے زیادہ لوگ ایران اور پاکستان سے افغانستان واپس آئے، جس سے ملک کی پہلے سے ہی نازک انسانی صورتحال کو مزید خراب کیا جا رہا ہے۔ انسانی ہمدردی کے اداروں اور بین الاقوامی تنظیم برائے مائیگریشن کا حوالہ دیتے ہوئے، آئی ایف آر سی نے کہا کہ ایران سے 6.3 ملین سے زائد افراد واپس آئے، جن میں سے تقریباً 2.1 ملین ایسے ہیں جنہیں زبردستی ملک بدر کیا گیا، جبکہ 804,000 سے زیادہ پاکستان سے واپس آئے۔ اپریل کے بعد واپسی کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا، جو دونوں ممالک میں سخت نفاذ کے اقدامات کے ساتھ موافق ہے، اور سردیوں کے سخت حالات کے باوجود جاری رہا جو عام طور پر سرحد پار سے نقل و حرکت کو سست کرتی ہے۔ امدادی ایجنسیوں نے متنبہ کیا کہ واپسی کا پیمانہ اور رفتار افغانستان کی محدود استقبالیہ صلاحیت کو مغلوب کر رہی ہے اور میزبان برادریوں پر اضافی دباؤ ڈال رہی ہے جو پہلے ہی غربت اور غذائی عدم تحفظ کا سامنا کر رہی ہیں۔ پاکستان نے اپریل 2025 میں غیر دستاویزی غیر ملکیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا، ابتدائی طور پر غیر دستاویزی افغانوں کو نشانہ بنایا اور بعد میں اس پالیسی کو افغان

شہری کارڈ اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ رکھنے والوں تک بڑھا دیا۔ 2025 میں تمام واپسی کا تقریباً دو تہائی حصہ ایران کا تھا، سخت اقامتی کنٹرول اور معاشی دباؤ کے باعث، زیادہ تر واپس آنے والے ہرات میں اسلام قلعہ اور نمروز میں ملک زرنج کے راستے افغانستان میں داخل ہوئے۔ انسانی ہمدردی کی ایجنسیوں نے کہا کہ بہت سے واپس آنے والے کم سے کم سامان کے ساتھ پہنچے ہیں، جبکہ خواتین، بچے، غیر ساتھی نابالغ اور خصوصی تحفظ کی ضرورت والے افراد کو پناہ گاہ، صحت کی دیکھ بھال اور ملازمتوں تک محدود رسائی کی وجہ سے زیادہ خطرات کا سامنا ہے۔ انہوں نے من مانی ملک بدری کی رپورٹوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا، بشمول رجسٹرڈ مہاجرین اور پناہ کے متلاشیوں کی، انتباہ دیتے ہوئے کہ اس طرح کے طرز عمل بین الاقوامی تحفظ کے معیارات کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔ امدادی گروپوں کا کہنا ہے کہ افغانستان، پہلے ہی وسیع پیمانے پر غربت اور خوراک کی کمی سے نبرد آزما ہے، فوری بین الاقوامی مدد کے بغیر لاکھوں واپس آنے والوں کو جذب کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے عطیہ دہندگان پر زور دیا کہ وہ فنڈنگ اور تحفظ کے اقدامات میں اضافہ کریں، انتباہ دیا کہ دوبارہ انضمام کی مناسب مدد کے بغیر بڑے پیمانے پر واپسی جاری رکھنا مزید عدم استحکام اور نقل مکانی کی نئی لہروں کو ہوا دے سکتا ہے۔

ٹریڈ یونین کارکن کامریڈ اقبال ابڑو کی فوری رہائی کا مطالبہ

پشاور: کلین کلاتھز کمپین (سی سی سی) کی پارٹنر تنظیم نیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن پاکستان س نے پرعزم ٹریڈ یونین کارکن کامریڈ اقبال ابڑو کی جبری گمشدگی، غیر قانونی حراست اور بعد ازاں گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے۔ رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ وہ کورنگی انڈسٹریل ایریا سے چار روز سے لاپتہ تھا اور بعد میں اسے انسداد دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے اسے تین دن کے ریمانڈ پر دے دیا گیا ہے۔ انسداد دہشت گردی کے قوانین کا استعمال اور ایک لیبر آرگنائزر کے خلاف بھتہ خوری اور ممنوعہ گروپوں کے ساتھ روابط جیسے سنگین الزامات کا لگانا انتہائی تشویشناک ہے اور مزدور کارکنوں کے تحفظ اور پاکستان میں محنت کشوں کے حقوق اور جمہوری آزادیوں کی سکڑتی ہوئی جگہ کے بارے میں سنگین خدشات پیدا کرتا ہے۔ کامریڈ اقبال ابڑو کارکنوں کو منظم کرنے، بشمول تولیہ سازی کی صنعت میں، اور صنعتی علاقوں میں غیر منصفانہ چھانٹیوں، دھمکیوں اور استحصال کے خلاف آواز اٹھانے میں سرگرم عمل رہے ہیں۔

پاکستان میں پاور سیکٹر شدید مالی بحران کا شکار

اسلام آباد: گزشتہ مالی سال میں پاور سیکٹر کی ایکویٹی 800 ارب روپے کی منفی ہو گئی جس کی وجہ فروخت میں کمی اور چھ پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیاں کم وصولیوں اور بجلی کی چوری کی وجہ سے خسارے میں رہیں، ایک سرکاری سالانہ کارکردگی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال جون میں ختم ہونے والے مالی سال 2024-25 میں کم از کم چار پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیاں اب بھی 1 ارب روپے سے 6.13 ارب روپے کے درمیان منافع کمانے میں کامیاب رہیں۔ سرکاری اداروں کی رپورٹ کے مطابق، پاور سیکٹر کی کل واجبات 2.9 ٹریلین روپے ہیں جبکہ گزشتہ مالی سال میں 4.8 ٹریلین روپے کے کل اثاثے تھے۔ وزارت خزانہ کی جانب سے تیار کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 800 ارب روپے کی منفی ایکویٹی ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کے نقصانات، یونٹس کی چوری، جنریشن کمپنیوں کی دوبارہ قیمتوں کا تعین، گردشی قرضوں کے بوجھ اور غیر پائیدار کاروباری ماڈل سے منسوب ہے۔ پاور سیکٹر کو فعال رکھنے کے لیے حکومت نے گزشتہ مالی سال کے دوران 1 ٹریلین روپے سے زیادہ کی سبسڈی دی، جس میں صرف تقسیم کار کمپنیوں کے لیے 552 ارب روپے شامل ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 10 پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیوں میں سے 6 مالی سال 2024-25 میں خسارے میں رہیں جو کہ وزیر اعظم شہباز شریف کی حکومت کا پہلا پورا سال تھا۔ تاہم، وزارت خزانہ کے سینٹرل مانیٹرنگ یونٹ کی تیار کردہ رپورٹ کے مطابق، چار پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیاں جو گزشتہ سال خسارے میں تھیں، نے مجموعی منافع 39 ارب روپے ظاہر کیا۔ منافع کمانے والے اداروں میں گوجرانوالہ الیکٹرک پاور کمپنی، جس نے 6.13 بلین روپے کمائے، اور ٹرائبل الیکٹرسٹی سپلائی کمپنی، جس نے 4.9 بلین روپے ریکارڈ کیے، سبسڈی کے انجکشن کی وجہ سے شامل تھے۔ فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی نے وصولیوں میں زبردست بہتری دکھائی اور 6.9 ارب روپے کا منافع کمایا۔ ملتان الیکٹرک پاور کمپنی نے بھی گزشتہ مالی سال میں 5.4 ارب روپے کا منافع کمایا کیونکہ اس کی وصولیوں میں بہتری آئی، حالانکہ کمپنی کو اب بھی چوری پر قابو پانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باقی چھ اداروں کو 258 ارب روپے کا نقصان ہوا، جو پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً ایک پانچواں کم تھا۔ تاہم، ان کا مجموعی نقصان 3 ٹریلین روپے کا تھا، جو پاکستان کے 25 بڑے اداروں کے مجموعی نقصانات کے نصف کے قریب ہے۔

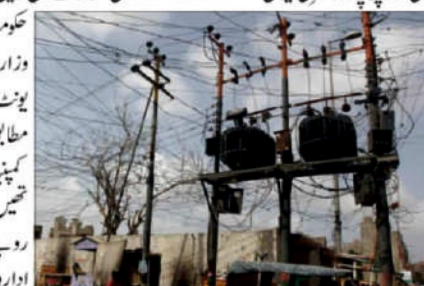

اسلام آباد عدالت کا ایمان مزاری اور ان کے شوہر کو فوری گرفتار کرنے کا حکم

اسلام آباد: اسلام آباد کی ضلعی و سیشن عدالت نے وکیل اور انسانی حقوق کی کارکن ایمان زینب مزاری اور ان کے شوہر ہادی علی چٹھہ کو 24 گھنٹوں کے اندر گرفتار کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے لسانی بنیادوں پر تقسیم کو ہوا دی اور پاکستانی فوج کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کا تاثر دیا اور خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں لاپتہ افراد کے معاملات کی ذمہ داری سیکیورٹی فورسز پر عائد کی۔ ادھر عدالتی فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے ایمان مزاری نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس مقدمے کے آغاز سے لے کر اب تک اس کا واحد مقصد انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ وہی رویہ ہے جو ٹرائل کورٹ نے پہلے اپنایا تھا، جب ان کی غیر موجودگی میں یکطرفہ کارروائی کی گئی اور انہیں جوابی سوالات کا کوئی حق نہیں دیا گیا۔ ایمان مزاری نے مزید کہا کہ اب ایک بار پھر نہ صرف ان کے جوابی سوالات اور دفاع کے بنیادی حق کو ختم کر دیا گیا ہے بلکہ عدالت نے یہ حکم بھی دے دیا ہے کہ انہیں صرف ویڈیو لنک کے ذریعے پیش کیا جائے، ان کے بقول اس کا مقصد واضح ہے نہ عدالت میں جسمانی موجودگی، نہ جوابی سوالات اور نہ ہی دفاع کا حق۔ واضح رہے کہ ایمان مزاری کے خلاف عدالتی کارروائی کا سلسلہ کئی مہینوں سے جاری ہے، اس سے قبل بھی عدالت نے ایمان مزاری اور ان کے شوہر کی گرفتاری کے احکامات جاری کیے تھے، جنہیں انکے وکلاء نے چیلنج کیا تھا تاہم اب ایک بار پھر عدالت نے دونوں وکلاء کی گرفتاری کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔ ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز بلند کرنے میں پیش پیش رہے ہیں، انہوں نے بلوچستان سے لاپتہ افراد کے اہل خانہ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کے رہنماؤں کے مقدمات کی بھی پیروی کی ہے۔ ایمان مزاری کے خلاف جاری ٹرائل پر انسانی حقوق کی تنظیموں کے ساتھ ساتھ بلوچ سیاسی حلقوں اور بلوچستان سے لاپتہ افراد کے لواحقین نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

کراچی میں بڑھتے ہوئے جرائم اور بڑھتی ہوئی عدم تحفظ

کراچی: یہ بلاوجہ نہیں ہے کہ ایک عظیم شہر کی تعریف نہ صرف اس کی بلند و بالا عمارتوں، روشن روشنیوں اور ہلچل سے بھرے بازاروں سے ہوتی ہے بلکہ اس کی گلیوں کی نبض، اس کی عدالتوں کے ریکارڈ اور اس کے ہسپتالوں سے نکلنے والے اعداد و شمار سے بھی ہوتا ہے۔ کراچی، سال 2025 میں، ایک بار پھر اس تلخ سچائی کو اپنی شہری یادوں میں نقش کر گیا، ایک ایسا سال جس میں شہر کے آسمان پر جرائم اور خوف منڈلاتے رہے، اور زندگی اپنے ہی وطن میں عدم تحفظ کے مسلسل سائے میں آگے بڑھی۔ جرائم کا مسلسل تسلسل، اسٹریٹ کرائمز میں اضافہ، سماجی بے حسی، پولیسنگ اور انصاف میں نظامی کمزوریاں، اور معاشرے کے تمام طبقات میں اخلاقی تنزلی نے اجتماعی طور پر شہر کے نفسیاتی تانے بانے پر بوجھ ڈالا۔ سال کے آخر تک، جب واقعات کو مرتب کیا گیا، زمین کی تزئین نے ایک گہری پریشان کن تصویر کا انکشاف کیا۔ بھتہ خوری چھوٹے تاجروں سے لے کر بڑے کاروباری مراکز تک شہر کے تجارتی دل کی دھڑکن کے لیے ایک مستقل خطرے کے طور پر دوبارہ سامنے آئی، خوف اور دباؤ غالب حقیقت بنی رہی۔ اسی عرصے کے دوران، ایک انتہائی حساس معاملہ سامنے آیا جب پولیس نے ایک نوجوان طالبہ کو گرفتار کیا جو آن لائن بنیاد پرستی کا شکار ہو چکی تھی اور خودکش حملے کے لیے تیار تھی۔ اس واقعے نے بے نقاب کیا کہ کس طرح انتہا پسند تنظیمیں ڈیجیٹل اسپیسز کے اندر خاموشی سے کام کرتی رہتی ہیں، نوجوان ذہن اب بھی ان کے دائرے میں رہتے ہیں اور اگر بروقت مداخلت نہ کی جاتی تو شہر کو ایک ہولناک سانحے کا سامنا کرنا پڑتا۔ ڈیفنس میں نوجوان مصطفیٰ عامر کے قتل اور ملزمان کی گرفتاری پر ملک بھر میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اسی طرح اداکارہ و ماڈل حمیرہ اصغر کی پراسرار موت نے ایک اور عوامی بحث چھیڑ دی۔ اگرچہ ابتدائی انکوائری نے اسے قدرتی موت قرار دیا تھا، لیکن عوامی شعور میں سوالات چھائے رہتے ہیں، اس بات کی یاددہانی کہ قانونی تشریحات اور عوامی تاثرات اکثر الگ الگ سمتوں میں کس طرح حرکت کرتے ہیں۔ سال کی سب سے خطرناک اقساط میں سے ایک ملیر جیل سے دو سو سے زائد قیدیوں کا فرار تھا، جو کہ نہ صرف سیکیورٹی کی ناکامی تھی، بلکہ ایک واضح ادارہ جاتی تباہی تھی جس نے قاعدے کے نفاذ کے فریم ورک کے حوالے سے گہرے سنگین سوالات کو جنم دیا۔ پولیس حراست میں موت اور بار بار جیل توڑنے کے واقعات نے اس تاثر کو مزید تقویت دی کہ انتظامی ڈھانچے میں دراڑیں وسیع ہو رہی ہیں۔ سال کے سیاہ ترین بابوں میں قیوم آباد کا ہولناک واقعہ بھی شامل تھا، جہاں معصوم نوجوان لڑکیوں کو جنسی استحصال کا نشانہ بنایا گیا۔ ملزمان سے سیکڑوں ویڈیوز کی برآمدگی نے صرف ایک فرد کے جرم کو بے نقاب نہیں کیا۔ یہ ایک وسیع تر اخلاقی خرابی کی علامت ہے۔ یہ واقعہ نہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے کارروائی کا مطالبہ تھا بلکہ والدین، تعلیمی اداروں اور سماجی تنظیموں کے لیے لمحہ فکریہ تھا۔

پاکستان میں معاشی سست روی کے باعث نجی شعبے کے قرضے میں 79 فیصد کمی واقع

اسلام آباد: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے جاری کردہ تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نجی شعبے کے قرضے میں پچھلے سال کے مقابلے میں حیران کن طور پر 79 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ کاروباروں نے کام کو بڑھانے اور ملازمتیں پیدا کرنے کے لیے بہت کم یا کوئی قرض نہیں اٹھایا۔ پاکستان کی دی نیوز انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں کاروباری اداروں نے بینکوں سے 1.87 ٹریلین روپے کا قرضہ لیا جو رواں مالی سال میں کم ہو کر محض 395 ارب روپے رہ گیا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے قرض لینے کی حوصلہ افزائی کے لیے شرح سود میں کمی کے باوجود کاروباری ادارے قرض لینے کے لیے آگے نہیں آئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت جمود کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ مضمون میں بتایا گیا ہے کہ معیشت میں صارفین کی مانگ میں کمی آئی ہے کیونکہ کھانے کی قیمتوں میں مختلف مقامات پر 30-40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بجلی اور گیس کے بل بعض صورتوں میں دوگنا، تین گنا یا اس سے بھی چار گنا بڑھ گئے ہیں۔ لوگوں نے جو بھی آمدنی حاصل کی ہے اسے مہنگائی نے کھا لیا ہے جس کی وجہ سے حقیقی قوت خرید سکڑ رہی ہے۔ کاروباروں کے پاس پیداوار بڑھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ان کے سامان کی مانگ میں کمی آئی ہے۔ اگر ایک متوسط طبقے کا گھرانہ کھانے، کرائے اور لائٹس کو روشن رکھنے پر اپنا بجٹ زیادہ سے زیادہ کر رہا ہے، تو وہ نئے آلات یا کپڑوں کی خریداری نہیں کر رہے ہیں۔ اس لیے کاروبار کو وسعت دینے کے بجائے پیچھے کی طرف بڑھتے ہیں۔ آئی ایم ایف پروگرام جو ناگزیر طور پر نئے ٹیکسوں میں اضافہ اور یوٹیلیٹی قیمتوں کے جھٹکے لاتے ہیں۔ کرنسی کی قدر میں کمی کا مستقل خطرہ آپ کے درآمدی اخراجات کو راتوں رات پھٹنے کا باعث بنتا ہے۔ اس ماحول میں پانچ سالہ کاروباری منصوبہ بنانے کی کوشش کریں۔ زیادہ تر کاروباری مالکان موجودہ قرضوں کو ادا کرنے کے بجائے نئے ریاستی قرضوں کو ادا کرنے اور ریاستی قرضوں پر بیٹھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مضمون میں مزید روشنی ڈالی گئی ہے کہ "خراب قرضوں کی پچھلی لہروں" کی وجہ سے بینکوں کو بھی مسائل کا سامنا ہے۔

حقوق انسانی کی تنظیم نے بلوچستان میں شہریوں کی جبری گمشدگی پر گہری تشویش ظاہر کی

کوئٹہ: بلوچستان بھر میں شہریوں کو نشانہ بنانے کے تشدد کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے، انسانی حقوق کی ایک سرکردہ تنظیم نے مبینہ طور پر پاکستانی فورسز کے ہاتھوں ایک اور بلوچ نوجوان کی جبری گمشدگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مقامی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے، بلوچ نیشنل موومنٹ کے ہیومن رائٹس ڈپارٹمنٹ، پانک نے ذکر کیا کہ 18 سالہ مہران بلوچ، جو کہ صوبے کے ضلع کیچ کے علاقے کلیرو سے نرسنگ کی طالبہ تھی، کو 15 جنوری کو زبردستی اغوا کیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیم کا کہنا ہے کہ واقعے کے وقت مہران کیچ کے اسپتال میں نرسنگ کی تربیت لے رہا تھا جب پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں سے وابستہ مسلح اہلکاروں نے اسے حراست میں لے لیا اور نامعلوم مقام پر لے گئے۔ مہران کے لاپتہ ہونے کے بعد سے، اس کے اہل خانہ پریشانی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں، اس کے ٹھکانے یا خیریت کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔ پانک نے کہا، "یہ واقعہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے جاری انداز کی عکاسی کرتا ہے، جہاں طلباء اور عام شہریوں کو بلا امتیاز نشانہ بنایا جاتا ہے۔" بلوچستان میں خواتین سمیت عام شہریوں کے خلاف مظالم کو اجاگر کرتے ہوئے، بلوچستان کی ہیومن رائٹس کونسل (ایچ آر سی بی) نے جمعہ کے روز نوٹ کیا کہ کوئٹہ میں انسداد دہشت گردی کی عدالت (اے ٹی سی) کی طرف سے 15 جنوری کو دو بلوچ خواتین، محل بلوچ اور پری گل کو تین سال سے زائد عرصے کے بعد "بے بنیاد" دہشت گردی کے مقدمات کے ذریعے بری کر دیا گیا۔ پاکستانی حکام۔ ایچ آر سی بی کے مطابق، ماہل بلوچ کو فروری 2023 میں صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے سیٹلائٹ ٹاؤن میں اس کے گھر پر پاکستان کے کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے چھاپے کے بعد جبری گمشدگی، حراست میں تشدد، اور میڈیا کے ایک اسٹیجڈ اعترافی بیان میں جبر کا نشانہ بنایا گیا۔ "سینئر سی ٹی ڈی حکام اور غیر تنقیدی میڈیا رپورٹنگ نے جھوٹے دعوؤں کو بڑھاوا دیا، جس کے نتیجے میں میڈیا ٹرائل ہوا جس نے مناسب عمل کی خلاف ورزی کی اور اسے اور اس کے چھوٹے بچوں کو شدید نفسیاتی نقصان پہنچایا۔" یہ کیس انسداد دہشت گردی کے قوانین کے ایک وسیع نمونے کی عکاسی کرتا ہے جو من گھڑت الزامات اور عوامی توہین کے ذریعے بلوچ خواتین کو نشانہ بنانے کے لیے غلط استعمال کیا جا رہا ہے، جبکہ ذمہ داروں کو استثنیٰ حاصل ہے۔ کئی بلوچ خواتین اور لڑکیوں کو جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔" ایچ آر سی بی نے آزاد عدالتی انکوائری، ملوث تمام اہلکاروں کے احتساب، معاوضہ اور بحالی کا مطالبہ بھی کیا۔

ہندو گروپ نے بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے خلاف تشدد پر امریکہ سے کارروائی کا مطالبہ کیا

واشنگٹن: ایک ہندو ایڈووکیسی گروپ نے خبردار کیا ہے کہ بنگلہ دیش میں مذہبی اقلیتوں، خاص طور پر ہندوؤں کی حالت حالیہ مہینوں میں تیزی سے خراب ہوئی ہے، اور امریکی کانگریس اور انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ بڑھتے ہوئے تشدد اور ظلم و ستم کے بارے میں مزید سختی سے جواب دیں۔ یو ایس کیپیٹل میں ایک نمائش کے موقع پر بات کرتے ہوئے، ہندو ایکشن کے اتسو چکربرتی نے کہا کہ یہ تنظیم عمیق نمائشوں، فلموں اور قانون سازوں کے ساتھ براہ راست مشغولیت کے ذریعے، پاکستان اور بنگلہ دیش سمیت جنوبی ایشیا میں ہندوؤں کی صورتحال کے بارے میں "کانگریس کے اراکین اور عملے کو حساس بنانے" کے لیے کام کر رہی ہے۔ چکربرتی نے کہا کہ پاکستان میں ہندو، جو کہ "آبادی کا بمشکل ڈیڑھ فیصد ہیں"، "زمین کے باشندے، ہزاروں سالوں سے مقامی کمیونٹی" ہیں، پھر بھی آج اغوا، جبری تبدیلی اور اسمگلنگ کا سامنا ہے۔

گندم کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے رحیم یار خان میں آٹے کا بحران پیدا کر دیا

رحیم یار خان: گندم کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے نے رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب کے دیگر حصوں میں آٹے کی قیمتوں کو ریکارڈ سطح پر دھکیل دیا ہے، جس سے صارفین کے لیے بڑھتے ہوئے بحران کا سبب بن رہا ہے کیونکہ سبسڈی والا سرکاری آٹا مارکیٹ سے تقریباً غائب ہو گیا ہے۔ مارکیٹ ذرائع کے مطابق اوپن مارکیٹ میں گندم کی قیمت 4500 سے 4600 روپے فی 40 کلوگرام تک پہنچ گئی ہے جس سے فلور مل مالکان کو آٹے کی خوردہ قیمت 130 روپے فی کلو تک بڑھانے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں آٹے کا 10 کلو کا تھیلا اب پہلے سے ہی 1,30 روپے اضافی میں فروخت ہو رہا ہے۔ حکومت کی سبسڈی والے آٹے کی اسکیم کو شدید رکاوٹ کا سامنا ہے، جس کی سرکاری قیمت 10 کلو کی 910 روپے اور 20 کلو کی 1,820 روپے لاہور سے باہر مشکل سے دستیاب ہے۔ رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب کے کئی دیگر اضلاع میں صارفین کو نجی برانڈ کا آٹا مہنگا خریدنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جو کہ عام شہریوں کی قوت خرید سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ فلور ملز ایسوسی ایشن کے نمائندوں کا کہنا تھا کہ تاجروں اور عوام کے پاس موجود گندم کا ذخیرہ بہت حد تک ختم ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سپلائی میں کمی ہے۔ انہوں نے شکایت کی کہ رحیم یار خان، جس کی آبادی تقریباً 50 لاکھ ہے، میں فلور ملوں کو سرکاری گندم کا اپنا حصہ نہیں مل رہا۔ ایسوسی ایشن نے مزید کہا کہ لگ بھگ 80 فیصد ملیں گزشتہ دو سالوں سے بڑھتی ہوئی لاگت اور تقسیم کے غیر منصفانہ نظام کی وجہ سے خسارے میں چل رہی ہیں۔ ایسوسی ایشن نے پنجاب حکومت پر زور دیا کہ قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے 20 جنوری سے 20 مارچ کے درمیان اپنے 5.1 ملین ٹن کے ذخائر میں سے روزانہ 20,000 سے 22,000 ٹن گندم فوری طور پر جاری کی جائے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ مریم نواز سے بھی اپیل کی کہ وہ منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے مداخلت کریں۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر جام محمد شعیب نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق مناسب فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں جاری ہیں، حالانکہ نانبائیوں نے شکایت کی کہ سرکاری آٹا نایاب اور ناقص معیار کا ہے۔

ایران کا بحران: داخلی انتشار اور عالمی طاقتوں کی شطرنجی بساط

ڈاکٹر سید تابش امام: ٹرمپ کے جنون، خلیجی دھمکیوں اور عالمی امن کے بگڑتے توازن کے بیچ ایران آج محض مشرق وسطیٰ کی ایک اہم ریاست نہیں رہا، بلکہ وہ عالمی سیاست کا ایسا دہکتا ہوا مرکز بن چکا ہے جہاں داخلی اضطراب، علاقائی رقابت اور عالمی طاقتوں کے مفادات ایک دوسرے سے ٹکرا کر ایک خطرناک اور غیر یقینی منظرنامہ تشکیل دے رہے ہیں۔ بظاہر یہ بحران مہنگائی، بے روزگاری، عوامی احتجاج اور ریاستی جبر کی صورت میں دکھائی دیتا ہے، مگر اس کے پس منظر میں عالمی طاقتوں کی وہ شطرنجی بساط ہے جس میں ایران کو کبھی دباؤ کا ہدف، کبھی سیاسی مہرہ اور کبھی عبرت کا نشان بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تہران کی سڑکوں سے اٹھنے والی آوازیں اب محض ایرانی سماج کی بازگشت نہیں رہیں، بلکہ واشنگٹن، تل ابیب، ریاض، ماسکو اور بیجنگ کے اقتداری ایوانوں میں بھی گونج رہی ہیں۔ گو کہ ایران میں اسلامی انقلاب کو چالیس برس سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، مگر ایران ایک دفعہ پھر تاریخ کے اسی نازک دہانے پر کھڑا ہے جہاں داخلی کمزوریاں بیرونی مداخلت کو دعوت دیتی نظر آ رہی ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ ایران میں عوامی احتجاج نے شدت اختیار کی ہو۔ ۱۹۹۹ کے طلبہ مظاہرے ہوں، ۲۰۰۹ کی گرین موومنٹ یا ۲۰۱۹ کے معاشی احتجاجات ہی ہر مرحلہ پر ایرانی حکومت کے ذریعہ عوامی ناراضگی کو طاقت، سنسرشپ اور گرفتاریوں کے ذریعہ دبایا گیا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آج عالمی ماحول کہیں زیادہ کشیدہ، طاقتوں کے مفادات مزید جارحانہ اور تصادم کے امکانات حد سے زیادہ تباہ کن ہو چکے ہیں۔ معاشی بحران: احتجاج کی اصل جڑ حالیہ احتجاجات کی جڑیں ایران کی شدید معاشی بدحالی میں پیوست ہیں۔ افراطِ زر چالیس فیصد سے تجاوز کر چکا ہے، ریال اپنی تاریخی کم ترین سطح پر پہنچ چکا ہے اور نوجوانوں میں بے روزگاری ایک سماجی بحران کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ سالوں سے جاری امریکی پابندیوں نے تیل کی برآمدات کو محدود کر کے ریاستی آمدنی کو شدید نقصان پہنچایا ہے، جس کا براہِ راست بوجھ عام شہری پر پڑ رہا ہے۔ روٹی، دودھ، گوشت، ایندھن اور دواؤں جیسی بنیادی اشیاء عام آدمی کی قوتِ خرید سے باہر ہوتی جا رہی ہیں۔ ایسے حالات میں جب ریاستی اشرافیہ پر بدعنوانی، مراعات اور طاقت کے ناجائز استعمال کے الزامات سامنے آتے ہیں تو عوامی غصہ فطری طور پر سڑکوں پر پھوٹ پڑتا ہے۔ لیکن یہ احتجاج محض معاشی مطالبات تک محدود نہیں رہے۔ جلد ہی ان میں سیاسی نعرے شامل ہو گئے یعنی آزادیٔ اظہار، شہری حقوق، خواتین کی سماجی حیثیت اور نظامِ ولایت فقیہ پر براہِ راست سوال اٹھنے لگے۔ یہ وہ مرحلہ تھا جہاں ریاست اور عوام کے درمیان خلیج مزید گہری ہو گئی۔ ریاستی ردعمل اور آئینی سوالات ایرانی ریاست نے حسب روایت سخت گیر ردعمل اختیار کیا۔ انٹرنیٹ کی بندش، غیر ملکی میڈیا پر پابندیاں، مقامی صحافیوں کی گرفتاری اور سیکیورٹی فورسز کو کھلی چھوٹ یہ سب وہ اقدامات ہیں جو وقتی طور پر احتجاج کو دبا تو سکتے ہیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ ان اقدام سے آئینی اور اخلاقی سوالات کا بھی ظہور ہوتا ہے۔ ایران کا آئین عوامی شمولیت، عدل اجتماعی اور ریاستی ذمہ داری کی بات تو کرتا ہے، مگر عملی سیاست میں طاقت کا جھکاؤ اکثر عوام کے بجائے اداروں کی طرف دکھائی دیتا ہے۔ یہی تضاد عوامی اعتماد کو کمزور کرتا ہے اور احتجاجی لہر کو اخلاقی جواز فراہم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق حالیہ کریک ڈاؤن میں سینکڑوں شہری ہلاک اور ہزاروں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اطلاعات پر قدغن نے اگرچہ حقائق کو دھندلا دیا، مگر سوشل میڈیا کے توسط سے سامنے آنے والی تصاویر اور ویڈیوز نے ریاستی بیانیہ کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ قیادت کا خلا اور بیرونی مفادات ایرانی احتجاجی تحریکوں کی سب سے بڑی کمزوری آج بھی وہی ہے جو ماضی میں تھی: منظم قیادت اور واضح سیاسی لائحۂ عمل کا فقدان۔ جلاوطن اپوزیشن، خصوصاً رضا پہلوی، مغربی میڈیا میں نمایاں ضرور ہے، مگر ایران کے اندر اس کی سیاسی جڑیں کمزور ہیں۔ یہی خلا عالمی طاقتوں کے لیے سب سے بڑی کشش رکھتا ہے، کیونکہ بے سمت عوامی غصہ آسانی سے اسٹریٹجک مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ اور ٹرمپ کی جارحانہ حکمت عملی اسی پس منظر میں امریکہ، بالخصوص ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر جارحانہ کردار اختیار کیا ہے۔ ٹرمپ کی "میکسیمم پریشر" پالیسی محض سفارتی دباؤ نہیں بلکہ کھلا سیاسی جبر ہے، جس کا مقصد ایران کو معاشی طور پر اس حد تک کمزور کرنا ہے کہ داخلی انتشار رجیم چینج میں بدل جائے۔ ۲۰۱۸ میں جوہری معاہدے سے علیحدگی کے بعد یہ پالیسی عملی طور پر ناکام ثابت ہوئی، مگر اس کے باوجود ٹرمپ اسی راستے کو واحد حل کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ ان کے بیانات میں انسانی حقوق کی ہمدردی کم اور انتخابی سیاست، اسرائیلی مفادات اور خلیجی اتحاد کی خوشنودی زیادہ جھلکتی ہے۔ خلیج فارس: ممکنہ عالمی آتش فشاں اگر یہ کشیدگی جنگ میں بدلی تو خلیج فارس اس کا پہلا اور سب سے خطرناک میدان ہوگی۔ ایران پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ کسی بھی حملے کی صورت میں خطے میں موجود امریکی فوجی اڈے محفوظ نہیں رہیں گے۔ آبنائے ہرمز کی بندش عالمی معیشت کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے، کیونکہ دنیا کے تیل کا تقریباً ایک تہائی اسی راستے سے گزرتا ہے۔ ایک معمولی جھڑپ بھی تیل کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا سکتی ہے، جس کے اثرات عالمی مہنگائی، غذائی بحران اور کساد بازاری کی صورت میں سامنے آئیں گے۔ اسرائیل، پراکسی جنگ اور خفیہ محاذ ایران اور اسرائیل کے درمیان تصادم اب محض بیانات تک محدود نہیں رہا۔ سائبر حملے، خفیہ کارروائیاں، سائنس دانوں کی ٹارگٹ کلنگ اور پراکسی جنگیں اس تنازع کو مسلسل بھڑکا رہی ہیں۔ اسرائیل ایران کو اپنا وجودی خطرہ سمجھتا ہے، جبکہ ایران اسرائیلی بالادستی کو خطے کے لیے ناسور قرار دیتا ہے۔ یہ خفیہ جنگ کسی بھی لمحے کھلے تصادم میں بدل سکتی ہے۔ روس، چین اور عالمی طاقت کا توازن روس اور چین اس بحران کو محض علاقائی مسئلہ نہیں سمجھتے۔ ماسکو کے لیے ایران مشرق وسطیٰ میں اس کی اسٹریٹجک دفاعی لائن ہے، جبکہ بیجنگ کے لیے ایران توانائی، تجارت اور بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کا کلیدی ستون ہے۔ ایران پر کسی بھی فوجی حملے کا مطلب روس ※ چین بلاک کو براہِ راست چیلنج کرنا ہوگا، جس کے نتائج یوکرین جنگ سے کہیں زیادہ سنگین ہو سکتے ہیں۔ بھارت کے لیے اس بحران کی معنویت بھارت کے لیے ایران کا بحران محض سفارتی معاملہ نہیں بلکہ قومی سلامتی اور معاشی استحکام کا امتحان ہے۔ چابہار بندرگاہ، وسط ایشیا تک رسائی، توانائی کی ضروریات اور خلیجی ممالک میں مقیم لاکھوں بھارتی شہری یہ سب اس بحران سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایران میں عدم استحکام کی صورت میں بھارت کی علاقائی پوزیشن کمزور ہو سکتی ہے، جس کا فائدہ براہِ راست چین اور پاکستان کو پہنچے گا۔ نئی دہلی کو امریکی دباؤ، روسی تعلقات اور علاقائی مفادات کے درمیان نہایت نازک توازن قائم رکھنا ہوگا۔ تاریخ کا سبق اور مستقبل کا راستہ تاریخ ہمیں بار بار خبردار کرتی ہے کہ بیرونی مداخلت نے عراق، لیبیا اور افغانستان کو کیا دیا؟ تباہ شدہ ریاستیں، بکھرا ہوا سماج اور نہ ختم ہونے والا تشدد۔ ایران کوئی کمزور یا نوآبادیاتی ریاست نہیں، بلکہ ہزاروں سالہ تہذیب، مضبوط قومی شناخت اور مزاحمتی سیاست کا حامل ملک ہے۔ یہاں پائیدار تبدیلی بم باری، پابندیوں یا بیرونی دباؤ سے نہیں بلکہ داخلی مکالمہ، آئینی اصلاحات اور عوامی شمولیت سے ہی ممکن ہے۔ المختصر یہ کہ ایران عہد حاضر میں عالمی طاقتوں کی شطرنج پر سب سے حساس مہرہ بن چکا ہے۔ اگر یہ مہرہ غلط چلا تو صرف بساط نہیں، عالمی امن بھی الٹ سکتا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ ایران میں تبدیلی آئے گی یا نہیں، بلکہ سوال یہ ہے کہ یہ تبدیلی جنگ، تباہی اور خونریزی کے ذریعہ آئے گی یا عقل، مکالمہ اور تاریخ سے سبق سیکھنے کے نتیجہ میں۔ ایران میں امن اب صرف ایک ملک کی ضرورت نہیں رہا، بلکہ پوری دنیا کی ناگزیر ذمہ داری بن چکا ہے۔

مکران کوسٹل ہائی وے پر مسافر کوچ الٹنے سے ۹ افراد جاں بحق، 36 زخمی

کوئٹہ: بلوچستان میں گوادر کے قریب مکران کوسٹل ہائی وے پر مسافر کوچ الٹنے سے کم از کم 9 افراد جاں بحق اور 36 زخمی ہو گئے۔ کوسٹل ہائی وے پولیس کے مطابق حادثہ اورماڑہ کے علاقے بدگوٹھ کے قریب اس وقت پیش آیا جب جیونی جانے والی کراچی جانے والی کوچ بے قابو ہو کر بے قابو ہو کر الٹ گئی۔ گاڑی ایک نجی ٹرانسپورٹ کمپنی العثمان کی تھی۔ ایس پی اسلم بنگلزئی نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات میں تیز رفتاری کو حادثے کی بنیادی وجہ قرار دیا گیا، انہوں نے مزید کہا کہ ڈرائیور گاڑی سے کنٹرول کھو بیٹھا۔ ریسکیو ٹیموں نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاشوں اور زخمی مسافروں کو تحصیل اسپتال اورماڑہ منتقل کیا۔ ہسپتال حکام کا کہنا ہے کہ زخمیوں میں سے کئی کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مزید تحقیقات جاری ہیں جبکہ ڈرائیور اور ٹرانسپورٹ کمپنی سے متعلق تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ دریں اثناء، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے جانی نقصان پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ترنمول بنگال کو لوٹ رہی ہے، بی جے پی رکی ہوئی ترقی کو بحال کرے گی: مودی

مالدہ میں وزیر اعظم مودی نے 3250 کروڑ روپے کے ریل و سڑک منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا

مالدہ، 17 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز ترنمول کانگریس پر مغربی بنگال کو لوٹنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں رُکے ہوئے ترقیاتی کام صرف اسی وقت دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت ہوگی۔ یہاں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ بنگال کے چاروں طرف 'سوشاسن' (اچھی حکمرانی) والی حکومتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اڈیشہ، تریپورہ، آسام اور بہار میں بھی بی جے پی کی حکومتیں ہیں، اب بنگال میں بھی بی جے پی کی حکومت آنی چاہیے۔ وزیر اعظم نے ہاوڑہ۔ گوہاٹی کے درمیان چلنے والی ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین کو ہری جھنڈی دکھانے کے بعد منعقدہ جلسے میں کہا، "مغربی بنگال کی تیز رفتار ترقی بھارتیہ جنتا پارٹی کی ترجیح ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین جس مقام سے شروع ہو رہی ہے وہ بنگال ہے۔" پی ایم مودی نے کہا، "میں بنگال کی ترقی کے لیے کام کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت کی جو اسکیمیں ہیں وہ ان کے اصل حق داروں تک پہنچیں لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ بنگال کی ترنمول حکومت بہت بے رحم ہے۔ مرکز کی حکومت بنگال کی ترقی کے لیے جو رقم بھیجتی ہے اسے ترنمول کے لوگ لوٹ لیتے ہیں۔ انہیں عوام کی تکلیف کی کوئی فکر نہیں وہ اپنی تجوریاں بھرنے میں لگے ہوئے ہیں۔" انہوں نے کہا، "میں چاہتا ہوں کہ یہاں آیوشمان بھارت یوجنا نافذ ہو لیکن بنگال ملک کی واحد ریاست ہے جہاں یہ اسکیم نافذ نہیں ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں ملک کے کروڑوں غریبوں نے مفت علاج کرایا ہے لیکن ترنمول والے بنگال میں میرے کسی بھی بھائی بہن کو آیوشمان بھارت کا فائدہ نہیں لینے دیتے۔ ایسی بے رحم حکومت کی بنگال سے رخصتی ضروری ہے۔" پی ایم مودی نے مزید کہا، "مرکز کی بی جے پی حکومت 'پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا' چلا رہی ہے۔

لاکھوں خاندانوں نے اس اسکیم کے ذریعے اپنے گھروں میں سولر پلانٹ لگائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ بنگال کے لوگوں کو بھی اس اسکیم کا فائدہ ملے اور آپ کے گھر کا بجلی بل صفر ہو جائے لیکن ترنمول حکومت ایسی اسکیموں کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔" انہوں نے کہا کہ بنگال کے عوام کی بھلائی اسی وقت ہوگی جب یہاں ترقی روکنے والی ترنمول حکومت کے بجائے ترقی کو آگے بڑھانے والی بی جے پی حکومت ہوگی۔ انہوں نے کہا، "یہاں نہ فیکٹریاں لگ رہی ہیں اور نہ ہی کسانوں کو سہولیات مل رہی ہیں۔ مالدہ۔ مرشدآباد سے کسانوں کو روزی روٹی کے لیے ہجرت کرنا پڑتی ہے۔ ریشم کے کسانوں کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ عام کسان بدحال ہیں۔" انہوں نے ریاست کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بنگال میں بی جے پی کی حکومت بننے پر گنگا، مہانندا اور فلہر ندیوں پر سیلاب سے تحفظ کے لیے مضبوط انتظامات کیے جائیں گے۔ پی ایم مودی نے بنگلہ دیش سرحد کی سیکورٹی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا، "بنگال کے سامنے دراندازی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ دنیا کے خوشحال ممالک بھی اپنے یہاں سے غیر قانونی دراندازوں کو نکال رہے ہیں۔ مغربی بنگال سے بھی دراندازوں کو باہر نکالنا بہت ضروری ہے لیکن ترنمول حکومت کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں۔" انہوں نے ممتا بنرجی حکومت پر الزام لگاتے ہوئے کہا، "ترنمول کا سنڈیکیٹ کئی برسوں سے یہاں دراندازوں کو بسانے اور ووٹر بنانے کا کھیل کھیل رہا ہے۔ درانداز لوگ مقامی لوگوں کے حقوق چھینتے ہیں، روزگار چھینتے ہیں، بہن بیٹیوں پر مظالم ڈھاتے ہیں اور دہشت جیسے دیگر جرائم کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ مالدہ۔ مرشدآباد سمیت مغربی بنگال کے کئی علاقوں میں فسادات بھی بڑھ رہے ہیں۔ دراندازوں اور اقتدار میں بیٹھے لوگوں کے اس گٹھ جوڑ کو توڑنا ہی ہوگا۔ بی جے پی کی حکومت بنتے ہی دراندازی اور دراندازوں کے خلاف بڑی کارروائی کی جائے گی۔" انہوں نے کہا، "ترنمول کے اقتدار میں خواتین اسکول اور کالجوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ بے رحمی کا یہ عالم ہے کہ بیٹیوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور متاثرین کو بار بار عدالتوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔" پی ایم مودی نے کہا کہ اب بنگال میں اچھی حکمرانی کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے جلسے میں 'پالٹا نو دورکار، بی جے پی سرکار' کے نعرے بھی لگوائے۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات سے چند ماہ قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز مالدہ میں 250.3 کروڑ روپے مالیت کے متعدد ریل اور سڑک بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا افتتاح کیا اور ان کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان منصوبوں کا مقصد مغربی بنگال اور شمال مشرقی خطے میں رابطے کو مضبوط بنانا اور ترقی کی رفتار کو تیز کرنا ہے۔ افتتاح کے بعد ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ نئی ریل خدمات کے آغاز سے مالدہ سے ترقی کو رفتار ملی ہے جو نہ صرف عوام کے لیے فائدہ مند ہوں گی بلکہ کاروبار کو بھی فروغ دیں گی۔ وندے بھارت سلیپر ٹرین کے آغاز کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ملک میں آرام دہ سفر کے ایک نئے دور کی شروعات ہے۔ وزیر اعظم نے مغربی بنگال میں چار بڑے ریل منصوبوں کا سنگ بنیاد بھی رکھا، جن میں نیا بالورگھاٹ۔ ہلی ریل لائن، نیو جلپائی گڑی میں جدید مال بردار ٹرینوں کی دیکھ بھال کی سہولیات، سلی گڑی لوکو شیڈ کی اپ گریڈیشن اور جلپائی گڑی ضلع میں وندے بھارت ٹرینوں کی دیکھ بھال کی جدید سہولیات شامل ہیں۔ ان منصوبوں کا مقصد مسافر اور مال برداری کے نظام کو مضبوط بنانا، شمالی بنگال میں لاجسٹکس کی کارکردگی بہتر بنانا اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔

بی جے پی مذہب کی بنیاد پر اداروں کو نشانہ بنا رہی ہے: کانگریس

نئی دہلی، 17 جنوری (یو این آئی) کانگریس نے حکومت پر تعلیم کے نظام کو جان بوجھ کر تباہ کرنے کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ معیاری تعلیم کسی بھی ترقی یافتہ قوم کی بنیاد ہوتی ہے، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دور حکومت میں تعلیم کو بھی سیاسی ایجنڈے کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کانگریس کے جموں و کشمیر کے انچارج جنرل سکریٹری ناصر حسین نے ہفتہ کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بی جے پی نے تعلیم کو مذاق بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش کے بیتول میں عبدالنعیم نے اپنی ذاتی رقم 20-22 لاکھ روپے خرچ کر کے ایک اسکول تعمیر کروایا تاکہ وہاں کے بچوں کو معیاری تعلیم مل سکے۔ نعیم نے تمام قانونی اجازت نامے اور لائسنس حاصل کر کے اسکول شروع کیا، لیکن بی جے پی کے ایکو سسٹم نے افواہ پھیلائی کہ وہاں مدرسہ چلایا جا رہا ہے، حالانکہ اس گاؤں میں صرف تین مسلمان فیملی رہتی ہے اور باقی سب قبائلی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ضلع کلکٹر نے بغیر کسی جانچ اور نوٹس کے اسکول پر بلڈوزر چلا دیا۔ اسی طرح جموں و کشمیر میں بھی ایک میڈیکل کالج کو بند کر دیا گیا۔ کرناٹک کے بیلگاوی میں ایک اسکول کے مسلم ہیڈ ماسٹر کو ہٹانے کے لیے کچھ انتہا پسند عناصر نے پانی کی ٹنکی میں زہر ملا دیا، جس سے کئی بچے بیمار ہو گئے، لیکن جب جانچ ہوئی تو چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے نلباڑی میں 24 دسمبر کو سینٹ میری کرسمس اسکول میں تہوار کی تمام تیاریاں تباہ کر دی گئیں۔ اتر پردیش میں پہلے کرسمس کی چھٹی ہوا کرتی تھی، لیکن وشو ہندو پریشد جیسے تنظیموں نے اس بار چھٹی نہ دینے اور جشن نہ منانے کا مطالبہ کیا، جسے بی جے پی حکومت نے قبول کر لیا۔ مودی حکومت میں تعلیم کی حالت پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیتول کے معاملے میں کیا کلکٹر بتائیں گے کہ ان پر کس کا اور کیسا دباؤ تھا، اور اگر کوئی افسر دباؤ میں آ کر اسکول گرا رہا ہے تو کیا ان کی تربیت مسوری میں ہو رہی ہے یا ناگپور میں۔ ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج میں اچانک معائنہ کیوں کیا گیا، شکایت کس نے کی تھی، کیا کالج پر کارروائی عوامی دباؤ کی وجہ سے کی گئی؟ کانگریس لیڈر نے سوال کیا کہ کیا حالات اتنے سنگین تھے کہ پورے میڈیکل کالج کو ہی بند کرنا پڑا؟ کیا امتحانی نظام کے بارے میں معلومات نہیں لی گئی تھیں؟ ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ ستمبر میں میڈیکل کالج کو ایم بی بی ایس کورس کی اجازت دی گئی تھی، تو کیا اس سے پہلے انفراسٹرکچر کی جانچ نہیں کی گئی تھی؟

ایم جی آر کی زندگی اور پورا سیاسی سفر غریبوں کے لیے وقف تھا: وزیر اعظم

نئی دہلی، 17 جنوری (ہ س)۔ تمل ناڈو کے سابق وزیر اعلیٰ اور بھارت رتن ایم جی رام چندرن (ایم جی آر) کے یوم پیدائش کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے انہیں دلی خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ایم جی آر کی پوری زندگی غریبوں اور پسماندہ افراد کی فلاح و بہبود کے لیے وقف تھی۔ وزیر اعظم کی طرف سے جاری کردہ پیغام میں کہا گیا کہ میں غیر معمولی شخصیت کے حامل ایم جی آر کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ تمل ناڈو کی ترقی میں ان کا تعاون قابل ذکر رہا ہے۔ انہوں نے ہندوستان اور بیرون ملک تمل ثقافت کو مقبول بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم معاشرے کے لیے ان کے بصیرت انگیز وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ سلور اسکرین سے لے کر سیاسی پلیٹ فارم تک ایم جی آر نے لوگوں کے دلوں پر راج کیا۔ ان کی ساری زندگی اور سیاسی سفر غریبوں اور پسماندہ لوگوں کی خدمت کے لیے وقف تھا۔ انہوں نے غریبوں کے لیے باعزت زندگی کو یقینی بنانے کے لیے انتھک اور خوب محنت کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آج ہم سب بھارت رتن ایم جی آر کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ اپنے دور میں انہوں نے معیاری تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کو بہتر بنانے کو ترجیح دی۔

مغربی بنگال میں جمہوریت اور آئین خطرے میں: بی جے پی

لکھنؤ، 17 جنوری (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی ترجمان سدھانشو ترویدی نے اپوزیشن اور آئی این ڈی آئی اے اتحاد پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد منعقد ہونے والے متعدد انتخابات میں بی جے پی نے اپنی مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے میونسپل کارپوریشن انتخابات میں بی جے پی کی کامیابی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اپوزیشن مسلسل شکست سے ذہنی دباؤ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ سدھانشو ترویدی نے لکھنؤ میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران الزام لگایا کہ آئی این ڈی آئی اے اتحاد میں شامل حکومتوں کا رویہ جمہوریت مخالف ہے۔ انہوں نے مغربی بنگال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں ایک بی ایل او (بوتھ لیول افسر) کی موت کے بعد ان کی اہلیہ نے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ بی ایل او سرکاری دباؤ میں کام کرنے پر مجبور ہیں، جو نہایت تشویشناک امر ہے۔ ان کے مطابق مغربی بنگال میں آئین خطرے میں ہے اور میڈیا کو بھی آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ مسٹر ترویدی نے اس صورتحال کا موازنہ ماضی میں اتر پردیش میں ملائم سنگھ یادو کی حکومت کے دور سے کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی ایسے ہی حالات دیکھنے کو ملتے تھے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ شکست سے پریشان اپوزیشن آئین کو اپنی جیب میں رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آئی این ڈی آئی اے اتحاد مسلسل بکھر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی باضابطہ اتحاد نہیں بلکہ ایک "ہوائی اتحاد" ہے۔ انہوں نے اتر پردیش کی بڑی اپوزیشن جماعت سماج وادی پارٹی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں ایس پی کو صرف ایک نشست حاصل ہوئی، جبکہ اویسی کی پارٹی کو چار نشستیں ملیں۔ انہوں نے ایس پی صدر اکھلیش یادو سے سوال کیا کہ کیا واقعی انڈی اتحاد کا کوئی وجود ہے۔ آئی این ڈی آئی اے اتحاد کے نام پر عوام کو گمراہ کرنے کا سلسلہ اب بند ہونا چاہیے۔ آخر میں بی جے پی ترجمان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش ایک ترقی یافتہ ریاست کے طور پر مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔

مغربی بنگال میں نپاہ سے نمٹنے کے لیے ریاست گیر رہنما خطوط جاری، دونوں متاثرین کی حالت مستحکم

کولکاتا، 17 جنوری (ہ س)۔ ریاستی حکومت نے نپاہ وائرس انفیکشن کے معاملوں کے خلاف احتیاطی تدابیر کے طور پر صحت کے نئے اور تفصیلی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ تاہم فی الحال صورتحال قابو میں بتائی جا رہی ہے۔ نپاہ انفیکشن کی روک تھام اور علاج کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کے مقصد سے ریاستی محکمہ صحت کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین رہنما خطوط میں رابطے میں آئے افراد کی خطرے کی بنیاد پر درجہ بندی کرنے، قرنطینہ، کیمو۔ پروفیلیکسس، جانچ اور علاج کے لیے ایک واضح فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔ رہنما خطوط کے مطابق، متاثرہ یا مشتبہ مریض کے خون، تھوک، لار، قے، پیشاب یا سانس جیسے کسی بھی جسمانی رابطے میں آنے والے یا 12 گھنٹے سے زائد عرصے سے کسی بند جگہ پر قریبی رابطے میں رہنے والے افراد کو "ہائی رسک" تصور کیا جائے گا۔ اس طرح کے غیر علامتی رابطوں کو 21 دن کے گھریلو قرنطین لازمی کیا گیا ہے اور ان کی روزانہ صحت کی نگرانی کی جائے گی۔ اگر اس عرصے کے دوران بخار، سر درد، الٹی، سانس لینے میں دشواری، دورے یا ذہنی حالت میں تبدیلی جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں، تو مریض کو فوری طور پر اسپتال کے مخصوص آئسولیشن یونٹ میں داخل کیا جائے گا اور نپاہ آر ٹی۔ پی سی آر ٹیسٹ کیا جائے گا۔ وہیں، مریض کے لباس، بستر، چادر یا دیگر اشیا (فومائٹس) کے ساتھ رابطے میں آنے والے افراد کو "لو رسک" کے طور پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ ایسے افراد کی 21 دن تک نگرانی کی جائے گی اور اگر ان میں علامات ظاہر ہوں تو انہیں فوری طور پر آئسولیٹ کیا جائے گا اور ٹیسٹ کیا جائے گا۔ رہنما خطوط اعلیٰ خطرے والے رابطوں اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کے لئے کیمو پروفیلیکسس پر غور کرنے کی سفارش کرتے ہیں جو مناسب ذاتی حفاظتی سامان کے بغیر مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اینٹی وائرل ادویات جیسے کہ رائباویرن یا فیوپیراویر استعمال کرتے ہیں۔ آر ٹی۔ پی سی آر مثبت اور علامتی نپاہ کے مریضوں کے لیے فوری طور پر اینٹی وائرل علاج شروع کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ علاج کے پروٹوکول میں ریمڈیسویر کے ساتھ رائباویرن یا فیوپیراویر کا استعمال اور ضرورت پڑنے پر مونوکلونل اینٹی باڈیز کے استعمال کی تجویز دی گئی ہے۔ سنگین حالت والے مریضوں کے علاج میں نیورولوجسٹ اور کریٹیکل نگہداشت کے ماہرین کی کثیر شعبہ ٹیم کے ذریعے معاون دیکھ بھال پر زور دیا گیا ہے۔ ادھر، نپاہ سے متاثرہ دو نرسوں کی حالت فی الحال مستحکم ہے۔ دونوں باراسات کے ایک نجی اسپتال کے آئی سی یو میں زیر علاج ہیں۔ مشرقی میدنی پور کے مینا رہائشی برادر۔ نرس کو جمعرات کو وینٹی لیشن سے ہٹا لیا گیا اور اب وہ ہوش میں ہیں۔ وہیں، مشرقی بردوان کے کٹوا کی رہنے والی سسٹر۔ نرس اب بھی کوما میں ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق انہوں نے اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو حرکت دی ہے اور آنکھیں کھولنے کی کوشش بھی کی ہے جو کہ ایک مثبت علامت سمجھا جاتی ہے۔ محکمہ صحت کے مطابق دو متاثرہ نرسوں کے رابطے میں آنے والے کل 171 افراد کے نمونے ٹیسٹ کے لیے بھیجے گئے تھے جن میں سے اب تک 165 کی رپورٹ منفی آئی ہے۔ محکمہ صحت کے ایک اہلکار نے ہفتے کے روز واضح کیا کہ مریض کا ہر پانچ دن بعد آر ٹی۔ پی سی آر ٹیسٹ کیا جائے گا۔ کسی دوسری طبی پیچیدگی کی عدم موجودگی میں، مریض کو 24 گھنٹے کے وقفے کے بعد، لگاتار دو منفی ٹیسٹوں کے بعد ہی اسپتال سے ڈسچارج کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو نے یونین کاربائیڈ فیکٹری احاطے کا معائنہ کیا

بھوپال، 17 جنوری (ہ س)۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے کہا کہ ہماری حکومت نے بھوپال گیس سانحہ کے بعد پڑے کیمیائی فضلے کو کامیابی کے ساتھ تلف کر دیا ہے۔ اب فیکٹری احاطے کی مناسب ترقی کے لیے کام کیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو نے ہفتہ کو بھوپال کے عارف نگر واقع یونین کاربائیڈ فیکٹری احاطے کا باریک بینی سے معائنہ کیا۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو نے بھوپال گیس سانحہ راحت اور بازآبادکاری محکمے کے افسران سے اس احاطے میں یادگار کی تعمیر کے سلسلے میں معلومات حاصل کیں۔ اس دوران سکریٹری وزیر اعلیٰ آفس آلوک کمار سنگھ، کمشنر رابطہ عامہ دیپک کمار سکسینہ، ڈائریکٹر گیس راحت سوتنتر کمار سنگھ، میونسپل کمشنر سنسکرتی جین اور گیس سانحہ راحت محکمے کے سینئر افسران موجود تھے۔

ایران سے واپس آنے والے طلباء نے سوشل میڈیا کے دعووں کو مسترد کرتے ہو کہا کہ صورتحال نارمل ہے

سرینگر، 17 جنوری، (ہ س) ایران سے وطن واپس آنے والے درجنوں طلباء نے کہا ہے کہ ملک میں زمینی صورتحال معمول پر ہے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جو تصویر کشی کی جا رہی ہے اس سے کہیں کم سنگین ہے، یہ کہتے ہوئے کہ انہوں نے اپنے قیام کے دوران نہ تو بدامنی دیکھی اور نہ ہی انہیں کسی خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ طلباء، جن میں سے زیادہ تر ایران میں میڈیکل اور پروفیشنل کورسز کر رہے تھے، نے کہا کہ جب انہوں نے خبروں اور آن لائن ذرائع سے مظاہروں کے بارے میں سنا، ان شہروں میں جہاں وہ رہتے تھے روزمرہ کی زندگی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہی۔ تاہم، ان کا کہنا تھا کہ انٹرنیٹ خدمات فعال نہیں ہیں اور کیمپس یا آس پاس کے علاقوں میں خوف کا کوئی ماحول نہیں ہے۔ کئی طلباء نے بتایا کہ ان کے ہم جماعت اور ساتھی ہندوستانی طلباء کی ایک بڑی تعداد ایران میں ہی رہنے کو ترجیح دیتی ہے اور واپسی کا انتخاب نہیں کیا، کیونکہ تعلیمی سرگرمیاں معمول کے مطابق جاری تھیں۔ ہم نے صرف احتجاج کے بارے میں سنا لیکن اپنی آنکھوں سے کبھی کچھ نہیں دیکھا،" واپس آنے والے کچھ طلباء نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا کے بیانات مبالغہ آمیز اور گمراہ کن نظر آتے ہیں۔ واپس آنے والے طلباء کے والدین نے اپنے بچوں کی بحفاظت آمد پر راحت کا اظہار کیا اور آل انڈیا میڈیکل اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا اس عمل کے دوران تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر ایسوسی ایشن کے نائب صدر ڈاکٹر محمد مومن خان کا شکریہ ادا کیا جس کو انہوں نے طلباء کی محفوظ واپسی کو یقینی بنانے کے لیے انتھک کوششوں سے تعبیر کیا۔ والدین نے کہا، "ہم واقعی ڈاکٹر محمد مومن خان کے شکر گزار ہیں، جنہوں نے ہر ممکن کوشش کی تاکہ ہمارے بچے بحفاظت گھر لوٹ سکیں۔ طلباء نے برقرار رکھا کہ ایران میں زمین پر کوئی گھبراہٹ نہیں ہے اور لوگوں پر زور دیا کہ وہ غیر مصدقہ سوشل میڈیا مواد کے بجائے تصدیق شدہ معلومات پر انحصار کریں، جو ان کے بقول اکثر حقیقت کی عکاسی کیے بغیر خوف کو بڑھا دیتا ہے۔

تاریخ کو بھولنے والا سماج اپنی اخلاقی سمت کھو دیتا ہے: ہری ونش

نئی دہلی، 17 جنوری (یو این آئی) راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن سنگھ نے ہفتے کے روز کہا کہ جو معاشرہ اپنی تاریخ بھول جاتا ہے، وہ نہ صرف اپنا مستقبل کھو دیتا ہے، بلکہ اپنی اخلاقی سمت بھی گنوا دیتا ہے۔ مسٹر سنگھ نے آج یہاں بھارت منڈپم میں دہلی قانون ساز اسمبلی سکریٹریٹ کی جانب سے شائع کردہ کافی ٹیبل بک شری ویر وٹھل بھائی کی گورو گاتھا: ایک صدی کا سفر پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو معاشرہ اپنی تاریخ کو بھول جاتا ہے، وہ نہ صرف اپنا مستقبل گنوا دیتا ہے، بلکہ اپنی اخلاقی سمت بھی کھو دیتا ہے۔ تاریخ محض ماضی کا ریکارڈ نہیں، بلکہ جمہوری اداروں، عوامی شعور اور قومی کردار کی بنیاد ہے۔ اسی لیے ویر وٹھل بھائی پٹیل کی وراثت کو زندہ کرنا کوئی تعلیمی مشق نہیں، بلکہ ایک جمہوری فریضہ ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو ہندوستانی تاریخ کی ایک نہایت زندہ اور فیصلہ کن دور کی مستند دستاویز قرار دیا۔ رولٹ ایکٹ کے دور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ویر وٹھل بھائی پٹیل نے قانون ساز کونسل میں 220 سے زائد ترامیم پیش کیں اور کونسل کے پہلے ہندوستانی صدر بنے۔ اس موقع پر اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا نے کہا کہ 1912 سے 1933 کا دور ہندوستان کی تحریک آزادی کا سب سے فیصلہ کن مرحلہ رہا، جس کا اختتام 22 اکتوبر 1933 کو ویر وٹھل بھائی پٹیل کے انتقال کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے ویر وٹھل بھائی پٹیل کو انقلابی، مجاہدِ آزادی اور قانون ساز قیادت قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہندوستانی پارلیمانی جمہوریت کی ادارہ جاتی بنیاد رکھی۔ اسپیکر نے کہا کہ انہوں نے سردار ولبھ بھائی پٹیل اور نیتاجی سبھاش چندر بوس جیسے قومی رہنماؤں کی رہنمائی کی اور آنے والے وقت میں انہیں آزاد ہندوستان کے اہم معماروں میں شمار کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اشاعت محض تعلیمی حلقوں تک محدود نہیں، بلکہ عام شہریوں تک تاریخ پہنچانے کی ایک کوشش ہے، جس کے لیے پروگرام میں کیو آر کوڈ بھی لانچ کیا گیا ہے۔ مسٹر گپتا نے کہا کہ دہلی قانون ساز اسمبلی کے احاطے کو ایک ثقافتی اور وراثتی مقام کے طور پر فروغ دینے کی سمت میں سرگرم کوششیں کی جا رہی ہیں، تاکہ آنے والی نسلیں ہندوستان کی قانون سازی کی تاریخ، جمہوری روایات اور تحریکِ آزادی سے بامعنی طور پر وابستہ ہو سکیں۔

1.20 لاکھ روپے تک کی سالانہ آمدنی والے خاندان اب دہلی میں راشن کارڈ کے اہل ہوں گے: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 17 جنوری (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتہ کو کہا کہ دہلی میں غذائی تحفظ کے نظام کو مزید مساوی اور غریبی پر مرکوز کرنے کے لیے ایک بڑا فیصلہ کیا گیا ہے۔ 1.20 لاکھ روپے تک کی سالانہ خاندانی آمدنی والے خاندان اب راشن کارڈز کے اہل ہوں گے، اس کی حد پہلے 1 لاکھ روپے تک محدود تھی۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ یہ فیصلہ دہلی کابینہ کی حالیہ میٹنگ میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ خوراک کا حق کوئی احسان نہیں بلکہ غریبوں کا حق ہے۔ ان کی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ کوئی بھی ضرورت مند صرف نظام کی خامیوں کی وجہ سے بھوکا نہ رہے۔ برسوں سے واضح اصولوں کی کمی کی وجہ سے دہلی میں 883,389 سے زیادہ درخواستیں زیر التواء ہیں اور 965,1165 سے زیادہ لوگ اب بھی فوڈ سیکیورٹی کے فوائد کے منتظر ہیں، جنہیں اب ایک شفاف اور ضرورت پر مبنی نظام کے تحت کور کیا جائے گا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ نئے قوانین نے ترجیحی خاندانوں کی شناخت کے لیے آمدنی کی حد کو عملی بنا دیا ہے۔ 1.20 لاکھ روپے تک کی سالانہ فیملی آمدنی والے خاندان اب فوڈ سیکورٹی کے اہل ہوں گے۔ پہلے، یہ آمدنی کی حد 1 لاکھ روپے تھی۔ سیلف سرٹیفیکیشن کی ضرورت کو ختم کرتے ہوئے محکمہ ریونیو کی طرف سے جاری کردہ انکم سرٹیفکیٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ نئے قوانین کے مطابق وہ خاندان جو دہلی کی اے سے ای زمرہ کی کالونیوں میں جائیداد کے مالک ہیں، انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں، چار پہیوں والی گاڑی کے مالک ہیں (روزی روٹی کے لیے استعمال ہونے والی تجارتی گاڑی کو چھوڑ کر)، خاندان کا کوئی فرد سرکاری ملازمت میں ہے، یا 2 کلو واٹ سے زیادہ کا گھریلو بجلی کا کنکشن ہے۔

بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام 52 واں سالانہ مراٹھی تقریری مقابلہ شاندار انداز میں منعقد

بھیونڈی: نظیف آرزو۔ بھیونڈی ویورز ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی میں گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصے سے مسلسل منعقد ہونے والا مراٹھی تقریری مقابلہ اس سال اپنے 52 ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اس دیرینہ تعلیمی روایت کو اس مرتبہ بھی بھرپور نظم و ضبط، عمدہ انتظامات اور علمی و تہذیبی وقار کے ساتھ کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ یہ مراٹھی تقریری مقابلہ صرف ایک تعلیمی سرگرمی نہیں بلکہ قومی یکجہتی، لسانی ہم آہنگی اور بین المذاہب بھائی چارے کی عملی تصویر ہے، جہاں اردو، مراٹھی، انگلش اور دیگر تمام میڈیم کے طلبہ نے یکساں جوش و جذبے کے ساتھ شرکت کی۔ مختلف تعلیمی اور سماجی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کی بھرپور شرکت اس حقیقت کی غماز ہے کہ تعلیم زبان کی محتاج نہیں بلکہ خیالات، اقدار اور شعور کی ترجمان ہوتی ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی مراٹھی تقریری مقابلے کے کامیاب طلبہ کو بھیونڈی کی معروف سماجی و فلاحی تنظیم مومن ویلفیئر سوسائٹی (مومن جماعت خانہ، بھیونڈی) کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا۔ مومن ویلفیئر سوسائٹی طویل عرصے سے تعلیمی، سماجی اور فلاحی میدان میں قابل قدر خدمات انجام دیتی آ رہی ہے۔ اس سال مقابلے کی ایک نمایاں اور قابل ستائش خصوصیت یہ رہی کہ انعام یافتہ طلبہ کو برادری کے مرحوم اکابرین اور بزرگوں کی یاد میں یادگاری (Memorial) ٹرافیاں پیش کی گئیں، تاکہ نئی نسل اپنے اسلاف کی خدمات، قربانیوں اور سماجی کردار سے واقف ہو سکے۔ جن معزز شخصیات کے نام سے میموریل ٹرافیاں دی گئیں، ان میں شامل ہیں:

مرحوم محمد صدیق عبدالباری مومن (بنگال پورہ)،
مرحوم غلام مصطفیٰ محمد عباس مومن (اسلام پورہ)،
مرحوم نیاز احمد محمد رمضان مومن (آر۔ این۔ کمپاؤنڈ)،
مرحوم عبدالباری عبدالرشید سردار (بھوئی واڑہ)،
مرحوم غلام مصطفیٰ جان محمد مستری (بنگال پورہ)،
مرحوم نصیر احمد محمد یوسف پنجابی (بنگال پورہ)،
مرحوم مشتاق احمد موسیٰ رضا مومن (اسلام آباد)،
اور مرحوم فاروق ذاکر حسین مومن (بنگال پورہ)۔

اس بامقصد اور فکر انگیز اقدام کو حاضرین، اساتذہ کرام، طلبہ اور سرپرستوں کی جانب سے بے حد سراہا گیا اور اسے نئی نسل کے لیے ایک مؤثر تعلیمی و اخلاقی پیغام قرار دیا گیا۔ تقریب کی صدارت بھیونڈی ویورز ایجوکیشن سوسائٹی کے جوائنٹ سکریٹری سراج شاہ محمد نے کی۔ مہمانانِ خصوصی میں سوداگر شکھرے، مومن شعیب انجینئر، مومن عاطف سعید، خان حنا، چاند بی مجاور، سندیپ ماروتی اور عرشیہ کوثر شامل تھے۔ سوسائٹی کے اعزازی سکریٹری ایڈوکیٹ خیف نیاز مومن، ایڈوکیٹ نیاز مومن، سبحان سکندر انصاری اور طارق مومن معظم مومن خصوصی طور پر موجود رہے۔ اس سال مختلف میڈیم کی 38 اسکولوں کے طلبہ نے اپنی تقریری صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ مہمانوں کا پرتپاک استقبال صدیقی ساجد سر نے کیا، جبکہ دیشمکھ سر اور طفیل شیخ نے مشترکہ طور پر نہایت خوش اسلوبی سے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ انعامات کا اعلان انصاری نیاز سر نے کیا۔ تقریب کے اختتام پر منتظمین، جج صاحبان، اساتذہ کرام، مومن ویلفیئر سوسائٹی کے ذمہ داران اور تمام معاونین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا، جن کی انتھک محنت اور تعاون سے یہ 52 واں مراٹھی تقریری مقابلہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ بلاشبہ یہ مقابلہ نہ صرف صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج بلکہ پورے بھیونڈی شہر کے لیے تعلیمی تسلسل، سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کی ایک درخشاں روایت بن چکا ہے، جس کا برقرار رہنا آنے والی نسلوں کے لیے باعثِ فخر ہے۔

ہندوستانی بحریہ کا تربیتی اسکواڈرن سنگاپور کے نیول بیس پہنچا

نئی دہلی، 17 جنوری (یو این آئی) آسیان ممالک کے ساتھ سمندری تعاون اور انڈین اوشین نیول سمپوزیم (آئی او این ایس) فورم میں ہندوستان کی موجودہ قیادت کے تحت ہندوستانی بحریہ کا پہلا تربیتی اسکواڈرن (آئی ٹی ایس) سنگاپور کے چانگی نیول بیس پہنچ گیا ہے۔ اس اسکواڈرن میں ہندوستانی بحریہ کے جہاز آئی این ایس تیر، آئی این ایس شاردول، آئی این ایس سجاتا اور انڈین کوسٹ گارڈ کا جہاز سارتھی شامل ہیں۔ بحریہ کے مطابق یہ تربیتی اسکواڈرن ان دنوں جنوب مشرقی بحر ہند کے علاقے میں تربیتی مشن پر تعینات ہے۔ سال 2026 کو آسیان۔ ہندوستان سمندری تعاون کا سال" کے طور پر منایا جا رہا ہے، اس لیے یہ تعیناتی خاص اہمیت رکھتی ہے۔

اس دورے کے دوران ہندوستانی اور سنگاپور بحریہ کے درمیان سمندری صلاحیت سازی اور تعاون کو مضبوط بنانے کے مقصد سے مختلف بندرگاہی سرگرمیوں اور پیشہ ورانہ تبادلوں میں شرکت کی جائے گی۔ دونوں بحریہ کے کیڈٹس کے درمیان مشترکہ تربیتی سیشن، یوگا کی مشقیں اور کھیلوں کے مقابلے بھی منعقد کیے جائیں گے۔ ثقافتی سرگرمیوں کے تحت ہندوستانی بحریہ کا بینڈ سنگاپور کے اہم عوامی مقامات پر پرفارمنس دے گا۔ قیام کے دوران بحری جہازوں کو اسکول کے بچوں کے لیے کھولا جائے گا تاکہ وہ ان کا مشاہدہ کر سکیں۔ سنگاپور پہنچنے پر ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر شلپک امبولے نے آئی ٹی ایس کے کیڈٹس سے ملاقات کی۔ آئی ٹی ایس کے سینئر افسران اور جہازوں کے کمانڈنگ افسران نے میری ٹائم ٹریننگ اینڈ ڈاکٹرین کمان کے کمانڈر سے بھی خیر سگالی ملاقات کی۔ دورے کے دوسرے دن کمیونٹی انگیجمنٹ اور سنگاپور بحریہ کے ساتھ مختلف تبادلہ خیال کے پروگرام منعقد ہوئے۔ انفارمیشن فیوژن سینٹر اور آر ایس این میوزیم کا دورہ، دوستانہ کھیلوں کے مقابلے، اور شری نارائن اولڈ ایج ہوم و نرسنگ ہوم میں عوامی رابطے کی سرگرمیاں دن کے اہم نکات میں شامل رہیں۔ یہ دورہ بھارت کی "ایکٹ ایسٹ" پالیسی کے تحت جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ مضبوط سمندری شراکت داری اور مسلسل تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ یہ دونوں بحریہ کے درمیان سمندری سلامتی کے تعاون کو بڑھاتا ہے اور انڈین اوشین نیول سمپوزیم میں بھارت کی قیادت اور عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ ساتھ ہی، یہ سمندری خطے میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور جامع ترقی، یعنی "ساگر" کے وژن کے مطابق تعاون کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔